ماہنامہ
ربوہ
خالد

(ایڈیٹر)
مرزا محمد الدین ناز

جولائی، اگست ۱۹۸۲ء

قلبِ تثلیث ! ارضِ سپین کو سات سو سال بعد اسلام کی عظمتِ رفتہ سے ازسرِنو ہمکنار کرنے والے قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار یادوں میں سے ایک حسین یاد "مسجد بشارت" قرطبہ کی رسمِ افتتاح (۱۰ ستمبر) ادا کرنے اور لاکھوں عشّاق کو شرفِ باریابی سے مشرّف کرنے کے لئے آپ کے جانشین قابلِ صد آفرین حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے گئے ہیں۔

ع جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

جلد ۲۹ شمارہ ۹-۱۰

ماہنامہ خالد ربوہ

جولائی، اگست ۱۹۸۲ء

ایڈیٹر
مرزا محمد الدین ناز

نائب ——— منیر احمد جاوید

ترتیب

پبلشر : مبارک احمد خالد
پرنٹر : سید عبدالحی
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت : دفتر ماہنامہ خالد —
دارالصدر جنوبی۔ ربوہ۔

قیمت سالانہ : پندرہ روپے
قیمت فی پرچہ : ایک روپیہ پچاس پیسے
کتابت : نورالدین خوشنویس۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۸۳۰

اداریہ

تجدیدِ بیعت

بیعت وہ پاک عہد ہے جو انسان اپنے آقا و مطاع کے ہاتھ پر اس اخلاص اور محبت کی فضا میں باندھتا ہے کہ اب اپنی ذات کے لئے میرا وجود فنا کے مقام پر ہے اور تیرے وجود کے ذریعہ سے اس میں بقاء کی صفات موجزن ہوں گی۔ یعنی بیعت کے بعد انسان کے قلب و ذہن، افکار و نظریات، اعضاء و جوارح جسمانی، خونِ رواں کی ہر بوند، بقائے حیات کی ضامن ہر سانس پر اپنا قابو ختم ہو جاتا ہے اور اپنے آقا و مطاع کے لئے ایسی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے ؎

"زیست کا میری مدعا یہ ہے" ؎ ہر ادا پہ تری جاں نثار کروں

حضرت مولانا نورالدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"سُن لو! بیعت بِک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور مَیں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

گویا بیعت ایک ایسا التہاب ایمانی ہے کہ جس کو بار بار شعلہ زن کرنے کے نتیجہ میں قلوب کی گہرائیوں سے حیاتِ نَو کے لئے ایک سوز اور تڑپ پیدا ہوتی ہے جو پہلے وجود کو خاکستر کر کے ایک نئے وجود کو جنم دیتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مَیں اپنے اندر ایک بات محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے یوں لگا کہ میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اور میری دُعا ہے کہ ان معنوں میں ایک قیامت برپا ہو جائے اور گھر گھر میں نئے وجود پیدا ہوں"

چنانچہ تجدیدِ بیعت سے نئی زندگی ملتی ہے، نئی رُوح جنم لیتی ہے۔ اسی لئے ہر نبی اور پھر ان کی ظلّیت میں ان کے ہر خلیفہ سے تجدید عہد وفا باندھا جاتا ہے تا نئے جوش، نئے ولولے اور نئے عزم

کے ساتھ پاک تبدیلی پیدا ہو۔

اپنے جانے والے محسن کی یاد تازہ کرنے

ہاں وہی محسن جس نے اپنا وقت، اپنی سوچ، ہمت اور تمام تر استعدادوں کو جماعت کی بہبود کیلئے وقف رکھا۔ بارگاہ الٰہی سے جماعت اور انسانیت کے لئے ہر وہ چیز مانگی جو مانگی جا سکتی تھی اور پھر اس خیر کثیر کو مقدور بھر دنیا میں لٹایا کہ آج ہر مخلص احمدی کا دل آپ کی محبت اور عقیدت سے اس طرح بھرا پڑا ہے کہ حضور علیہ الرحمۃ کا مسکراتا چہرہ چشمِ تصور کے سامنے آتا ہے تو دل کے جذبات اپنے محبوب آقا کی فرقت کی یاد میں چشمہ کی طرح آنکھوں سے اُبل پڑتے ہیں۔

اور آنے والے آقا سے عہدِ وفا باندھنے کا

۱۰ جون کو ایک اذیت ناک تألم، ایک جاں گسل افسردگی اور ایک رُوح فرسا اضطراب کے عالم میں مرتعش اعصاب، گریاں آنکھوں اور بریاں قلوب سے نکلی ہوئی رقت آمیز دعاؤں نے جو قیامت خیز منظر پیش کیا وہ واقعی تمام جماعت کی احیائے نو کا سامان اپنے اندر سموئے ہوئے تھا جو خالصتہً ملائکہ کی تائید سے ظہور پذیر ہوا۔

اے افراخِ احمدیت! جناحِ طاہر سے فیضیاب ہوتے ہوئے، تمام مادی قشر اور دنیاوی علائق سے رشتہ توڑ کر، اپنی تطہیرِ کامل کرتے ہوئے لباسِ تقویٰ زیب تن کرو اور ان کی تمازتِ روحانی کے نتیجے میں عرشِ الٰہی کی رفعتوں میں ایسی قوتِ پرواز پیدا کرو کہ ملائک بھی اس پہ رشک کرنے لگیں۔

اے ہمارے پیارے آقا!

ہمارا تجدیدِ عہد!

ہماری جانیں ہیں جو قربان ہونے کے لئے ایک اشارے کی منتظر ہیں!
ہمارے قلوب ہیں جو ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے مچل رہے ہیں!
ہماری رُوحیں ہیں جو گداز ہو کر بے ساختہ پکار رہی ہیں ـــــ

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

○

ہر اک لمحہ ہو رخشندہ فزوں تر نجم ثاقب سے

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ جولائی کو صبح ۵ بجے اپنے دورِ خلافت کے پہلے غیر ملکی دورہ پر تشریف لیجا چکے ہیں جن خوش نصیب افراد کو اس دورہ میں حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا ہے اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں :۔

(۱) محترمہ سیدہ آصفہ مسعودہ صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (۲) محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ (۳) محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (بطور پرائیویٹ سیکرٹری)۔ (۴) محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (نمائندہ انصار اللہ) جو چند دن قبل تشریف لے گئے تھے اور دورانِ سفر وفد میں شامل ہو جائیں گے (۵) محترم محمود احمد صاحب (نمائندہ خدام الاحمدیہ)، (۶) محترم مسعود احمد صاحب دہلوی (نمائندہ الفضل)۔ (۷) محترم ناصر احمد صاحب بہادر شیر (باڈی گارڈ)۔ حضور کی دو بچیاں بھی شریکِ قافلہ ہیں۔

اسی طرح محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ بھی اپنے خرچ پر اس مبارک سفر میں شریک ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں مختصر قیام کے بعد اسی روز کراچی تشریف لے گئے اور ۳۰-۳۱ جولائی کی درمیانی رات بیرونِ ملک سفر پر روانہ ہوئے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ورودِ مسعود فرما چکے ہیں۔

اپنے پیارے محبوب کی جدائی میں ربوہ کی فضائیں اُداس اُداس اور ہر قلب قلبِ حزیں بنا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ اور اہل ربوہ سے حضور کی محبت آج جب "السلام علیکم" کے عطری الفاظ کا روپ دھار کر آئی تو فضائیں مہک اُٹھیں اور ہر قلب کیف و سرور کی لذتوں سے مست ہو کر عہدِ وفا کی اُستواری اور دعا میں پہلے سے زیادہ محو ہو گیا۔

ہاں وہی عہدِ وفا!

کہ ہم اپنے قلوب میں تقویٰ کی قندیلیں روشن کریں گے، پیار اور محبت کی ایسی فضا پیدا کریں گے کہ ربوہ جنت نظیر بن جائے اور حسنِ عمل کا ایسا گلدستہ تشکیل دیں گے جس کو خدائے رحیم بنظرِ تحسین قبول فرمائے۔

اور وہی دُعا!

جو گریاں آنکھوں اور بریاں قلوب سے ایسی تڑپ لیکر نکلے جو پایۂ عرش کو جنبش دے اور فرشتے اُس کی حدت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا کے روحانی پروگرام کی تکمیل اور حضور سے وابستہ برکاتِ روحانیہ کے انتشار میں سرگرمِ عمل ہو جائیں۔۔۔۔۔ تا۔۔۔۔۔

- سسکتی اور پیاسی روحوں کی تسکین کے لئے معرفت کے چشمے رواں ہوں۔
- گلشنِ ہستی کے بکھرے ہوئے غنچوں میں جو چٹکنے کے لئے بیتاب ہیں خندہ لبی کے آثار پیدا ہوں۔
- نفرت اور نخوت کے گھٹاٹوپ اندھیرے محبت اور پیار کی قندیلوں سے منور ہو جائیں۔
- قرطبہ و سپین اور اٹلی و روم کی فضائیں نعرۂ تکبیر سے گونج اُٹھیں اور تمام کائنات کے تاریک اور سیاہ گوشے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی وجد آفرین انگوری لہروں سے بقعۂ نور بن جائیں ٭

آسمانی نشانوں کے مطابق خلافتِ رابعہ کا قیام

ملتِ احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

آیتِ استخلاف کا پس منظر

مجددِ اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۸۴۹ھ ۔ ۹۱۱ھ) نے اپنی مشہور تفسیر "الدر المنثور" (جلد ۵ صفحہ ۵۵) میں قرآن مجید کی آیتِ استخلاف کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افروز ہوئے اور دشمنانِ اسلام سے دفاعی جنگ کا حکم ہوا تو مدینہ کے صحابہؓ صبح اور شام غنیم کے حملہ کے خوف سے مسلح رہنے لگے۔ اسی دوران آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں سے ایک شخص نے آنحضورؐ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ساری عمر ہم اسی طرح خائف ہی رہیں گے اور کیا کوئی ایسا دن نہیں آئے گا کہ ہم امن میں ہوں۔ اور ہتھیار اُتار دیں۔ اس پر قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(النور: ۵۶)

ترجمہ:- اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی

سے قائم کر دے گا۔ اور اُن کے خوف
کی حالت کے بعد وہ اُن کے لئے امن
کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری
عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا
شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس
کے بعد بھی انکار کریں گے تو وہ نافرمانوں
میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اسلام میں خلافت کا بابرکت نظام

اس پیشگوئی کے عین مطابق اسلام میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت جیسے آسمانی
بابرکت نظام کا قیام عمل میں آیا اور باوجودیکہ آنحضورؐ
کی وفات کے معاً بعد پورے عرب میں بغاوت کا طوفان
اُمنڈ آیا۔ اور مکہ و مدینہ کے اسلامی مراکز کے علاوہ قریباً
ہر جگہ اسلامی نظام کے خلاف باغیوں کی متشددانہ کارروائیاں
انتہا تک پہنچ گئیں اور سوائے اصحاب رسولؐ کے باقی
سب لوگ جنہیں اصحاب رسولؐ کی طرح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وجودِ اقدس سے براہِ راست روحانی فیض
اُٹھانے کا موقعہ نہیں ملا تھا سبھی اسلام سے برگشتہ ہو گئے
مگر خدائی وعدہ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمْ کے مطابق
اور نظامِ خلافت کی برکت سے باغیوں کے منصوبے پیوندِ
خاک ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے طوفان کا رُخ پلٹ گیا اور
اسلام کو ایسی زبردست سطوت و شوکت نصیب ہوئی کہ
اُس دَور کی دو زبردست عالمی طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ
کے مقبوضات مدینہ کی پہلی اسلامی مملکت کے حدود میں شامل
ہو گئے اور ہر جگہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے نقارے بجنے
لگے۔ اور خدا کی بادشاہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے خلفاء کے ذریعہ سے پوری شان و شوکت کے ساتھ
قائم ہو گئی۔

خلافت ایک عظیم صداقت

مندرجہ بالا حقیقت اگرچہ تاریخ اسلام کا ایک
کھلا ورق ہے مگر بیسویں صدی کی نئی نسل کے لیے
اس کی حیثیت محض ایک قصۂ پارینہ اور فلسفے کی بنکر رہ گئی
ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ کے لئے یہ ایک ایسی عظیم صداقت
ہے جو سائنسی صداقتوں سے بڑھ کر ہے اور اپنے دامن
میں بے شمار واقعاتی شہادتیں رکھتی ہے۔ لہٰذا آئیے
ہم ایک احمدی کی نگاہِ بصیرت سے مندرجہ بالا آیت
کریمہ کے اعجازی پہلوؤں پر غور کریں۔

یہ آیتِ کریمہ اس ربانی صداقت کا واضح لفظوں
میں اعلان کر رہی ہے کہ خلافت کا بابرکت نظام صرف
مومنوں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کو عطا کیا جاتا
ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس پاک وعدہ کے مطابق ۲۷ مئی
۱۹۰۸ء سے جماعتِ احمدیہ کو قدرتِ ثانیہ کی یہ عظیم
نعمت حاصل ہے۔

قرآن کا زندہ معجزہ

آیتِ استخلاف میں دین کی تمکنت کو خلافت سے
وابستہ کیا گیا ہے۔ اور یہ قرآن کا زندہ معجزہ ہے کہ
عہدِ جدید میں اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت نظام کے ذریعہ

ساری دنیا میں دینِ حق کے پرچم بلند کر دیئے ہیں۔ اور جہاں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو احمدیت کا قافلہ صرف ۴۰ نفوس پر مشتمل تھا وہاں اب احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی تجاوز ہو چکی ہے اور یوگوسلاویہ سے لے کر امریکہ تک اور انگلستان سے انڈونیشیا تک ساری دنیا میں تبلیغِ حق کے غلغلے بلند ہو رہے ہیں۔ لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ غیر مسلم حقیقی مسلمان بن رہے ہیں۔ مسجدیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو رہی ہے۔ اور وہ دن بھی قریب تر آ رہا ہے جبکہ جماعتِ احمدیہ کے امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے ساڑھے سات سو سال کے بعد سپین میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آئے گا انشاء اللہ۔ اور جلد ہی نہ صرف سپین بلکہ پوری مغربی دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آجائے گی اور ایک ہی خدا ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ ع

ہے یہ تقدیرِ خدا وند کی تقدیروں سے

خلیفہ خدا بناتا ہے

آیتِ استخلاف میں یہ بھی اعلانِ عام کیا گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اگرچہ بظاہر اس کا انتخاب خلافت پر ایمان لانے والے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ مگر پسِ پردہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ صاف کارفرما نظر آتا ہے۔ بالکل اسی

مٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکی تھی مگر وہی کنکر خدا تعالیٰ کی آفاقی طاقت اور قوت سے آندھی کی شکل اختیار کر گئے۔ جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دخل نہیں تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف طور پر فرمایا:۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔ (سورۃ انفال: ۱۸)

ترجمہ:۔ جب تُو نے پتھر پھینکے تھے تو دراصل تُو نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

خلفائے احمدیت کی واضح تصریحات

بالکل اسی طرح مومنوں کا انتخاب بھی خدا کا انتخاب ہوتا ہے اور خلفائے احمدیت نے ہمیشہ ہی صدائے ربانی بن کر اس مرکزی نقطہ سے وابستہ رکھتے ہوئے بلا استثناء یہ منادی کی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضؓ نے فرمایا:۔

"قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے ۔۔۔۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے بنایا ہے جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے ۔۔۔۔ مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ مَیں اس کے

چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ
اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت
کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"
(بدر ۴ر اور ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔
"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا
ہے۔ اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ
کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ
ہوتا ہے۔ حضرت ..... مولانا نورالدین
صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ
سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے
کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔
اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے
مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک
جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی
طرف نہیں کی گئی۔" (ٹریکٹ کون ہے
جو خدا کے کام کو روک سکے" صٓ۳)

خلفائے احمدیت کی اس رہنمائی کے باوجود چونکہ
دشمنانِ خلافت کے فتنہ کا دینِ حق کے اس دوسرے دَور
میں کھڑا ہونا مقدر تھا اس لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
کو ایک حیرت انگیز رؤیا میں اس کا قبل از وقت نظارہ
دکھایا گیا تھا چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک .....
رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت
میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں
اور خواب کے عجائبات میں سے ایک
یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص
اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے
سو اُس وقت مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں علی
مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے
کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا
مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری
خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور
اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب مَیں نے
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودّد
سے مجھے فرماتے ہیں کہ

"یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَاَنْصَارَھُمْ
وَزِرَاعَتَھُمْ۔

یعنی اے علی! ان سے اور ان کے
مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر
اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے مُنہ
پھیر لے۔ اور مَیں نے پایا کہ اس فتنہ کے
وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید
کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تُو ہی حق پر ہے۔
مگر ان لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے۔"
(تذکرہ صٓ۲۰۸ ۔ صٓ۲۰۹)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک پُر شوکت پیشگوئی

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بھی یہ پیشگوئی فرمائی کہ :-

"مجھ پر یہ بہتان لگایا گیا ہے کہ گویا مَیں اپنے بعد اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اگر میرا کوئی بیٹا ایسا خیال بھی دل میں لائے گا تو وہ اُسی وقت احمدیت سے نکل جائیگا بلکہ مَیں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ میری اولاد کو اس قسم کے وسوسوں سے پاک رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ اس پروپیگنڈا کی وجہ سے میرے کسی کمزور بچے کے دل میں خلافت کا خیال پیدا ہو جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل تو حضرت (اقدس .....) کے خادم تھے مَیں سمجھتا ہوں کہ خود حضرت (اقدس ...) جو آقا تھے۔ اگر اُن کی اولاد میں بھی کسی وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ خلافت کو حاصل کریں تو وہ بھی تباہ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ چیز خدا تعالیٰ نے اپنے قبضے میں رکھی ہوئی ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے مال کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے وہ چاہے کسی نبی کی اولاد ہو یا کسی خلیفہ کی وہ تباہ و برباد ہو جائے گی کیونکہ خدا تعالےٰ کے گھر میں چوری نہیں ہو سکتی۔ چوری دنیوی لوگوں کے گھروں میں ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کہ مومنوں سے خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جیسے اُس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ گویا خلافت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور اُس نے خود دینی ہے"

(الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۶ء)

اب ہم ذیل میں حضرت مصلح موعود نوّر اللہ مرقدہٗ کی وہ خوابیں اور ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جو حضرت مصلح موعود کی زندگی میں ہی سلسلہ کے لٹریچر میں شائع ہو گئیں اور جن کا لفظ لفظ خلافتِ احمدیہ کی حقانیت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔

(۱) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں (رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ) :-

"مجھے کسی شخص نے ایک خط دیا جو حضرت اُمّ المومنین کے نام لکھا ہوا تھا۔ اُسے مَیں نے پڑھا تو اُس میں لکھا ہوا تھا کہ حضرت عبدالغنی صاحب یا ایسا ہی کوئی نام تھا۔ اُن کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ وہ آجکل

قرآن کریم کے بڑے معارف بیان کر رہے ہیں اور ایمان کو بڑی تازگی حاصل ہوتی ہے آپ بھی اِن ایّام میں یہیں ٹھہریں اور ربوہ نہ جائیں۔ مَیں اس وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ کوئی جھوٹا بنا ہوا صوفی ہے جو ذوقی باتیں بیان کر کرکے بعض لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔ اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مَیں وفات یافتہ ہوں۔ اس خط کو پڑھ کر مَیں نے کہا کہ افسوس اللہ تعالیٰ نے اتنے قرآنی علوم کے دریا میرے ذریعہ سے بہائے جن کی مثال دُنیا کے پردہ پر نہیں مل سکتی لیکن میری وفات کے چند سال بعد ہی جماعت کے کچھ کمزور لوگ ایسی دھوکہ والی باتوں کا شکار ہو گئے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو معرفت اور آسمانی علوم قرار دے رہے ہیں۔ مَیں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھ کھُل گئی"

(الفضل ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۴ء)

(۲) حضرت مصلح موعود کو جولائی ۱۹۵۰ء میں بذریعہ رُؤیا دکھایا گیا کہ کسی شخص نے ایک اشتہار لکھا ہے جس میں آپ کے بعض بچّوں کا نام لے کر اُن کی تعریف کی گئی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"رؤیا میں مَیں کہتا ہوں کہ مَیں اِس بات کو پسند نہیں کرتا چاہے تم کتنے ہی جگر دے کر باتیں کرو۔ ظاہر ہے کہ تم جماعت میں اِس سے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو"۔

اِس بات کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

"اِس رؤیا سے کچھ عرصہ پہلے مجھے اِس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ ایک طبقہ جماعت میں اِس قسم کی حرکات کر رہا ہے ..... قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی بادشاہت بدلتی ہے نچلے طبقہ کے لیئے اُبھرنے کا موقعہ نکل آتا ہے۔ ...... اب اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں بھی مجھے بتایا ہے کہ بعض لوگ اِس قسم کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ اپنا تعلق جتا کر اور اپنی محبّت کا اظہار کر کے مختلف ناموں سے اِس قسم کی باتیں کر رہے ہیں جو جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والی ہیں۔ لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ وہ اِس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اِس لیئے کہ.... خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی صداقت دُنیا میں آتی ہے وہ جب تک پوری طرح قائم نہ ہو جائے اُس وقت تک اُسے کوئی مٹا نہیں سکتا....... بہرحال یہ ایک اہم رؤیا ہے جو جماعت سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے"۔

(الفضل ۲۲ر جولائی ۱۹۵۰ء صہ)

(۳) حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے آخری اجلاس میں "خلافت حقّہ اسلامیہ" کے موضوع

پر ایک معرکۃ آراء خطاب فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص تحریک سے آپ نے انتخابِ خلافت سے متعلق قواعد وضوابط کا اعلان فرمایا اور اس کا پس منظر یہ بیان فرمایا کہ اگرچہ یہ قطعی بات ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے مگر

"یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کیا کرتا ہے اس لیئے کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔ تمہارے زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوتے تھے اس لئے خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ ساف ہو۔ اور کوئی ایک دو لفنگے اُٹھکر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے۔" (خلافتِ حقّہ اسلامیہ صفحہ ۱۴-۱۵)

حضرت مصلح موعود نے اپنے اس تاریخی لیکچر میں انتخابِ خلافت میں حصّہ لینے والے ارکان کی بڑی وضاحت سے نشاندہی کرنے کے بعد جماعتِ احمدیہ کو خوشخبری دی کہ اس طریق پر مقرر ہونے والے خلیفہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید ہوگی اور اس کے مقابل پر اُٹھنے والا ہر شخص تباہ کیا جائے گا۔ حضور کے یہ الفاظ استحکام خلافت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے اور قیامت تک اسلام اور احمدیت کی صداقت پر زندہ بُرہان ثابت ہوں گے۔ چنانچہ حضور نے نہایت پُرجلال انداز میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قابلِ قبول ہوگا اور جماعت میں سے جو شخص اسکی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا۔ اور جب بھی انتخابِ خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے میں اُس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چُنا جائے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اُس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت (اقدس ..... ناقل) اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پُورا کرے کہ خلافتِ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔"

(خلافتِ حقّہ اسلامیہ صفحہ ۱۶-۱۷)

(۴) حضرت مصلح موعود نے خلافتِ رابعہ کے قیام کی واضح الفاظ میں پیشگوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"حضرت (اقدس ..... ناقل) نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ

ہی نہیں اس کے پاس قدرتِ ثالثہ بھی
ہے اور اس کے پاس قدرتِ رابعہ بھی
ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ
ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اِس سلسلہ
کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اُس
وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ
ثالثہ آئے گی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد
قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ
کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی اور
قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ
آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں
کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دُنیا
کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست
سے زبردست بادشاہ بھی اِس سکیم اور
مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔
جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اُس نے
حضرت (اقدس .... ناقل) کو پہلی
اینٹ بنایا اور مجھے اُس نے دوسری اینٹ
بنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں
ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے
اہلِ فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔
حضرت (اقدس ....
ناقل) ان میں سے ایک فرد تھے اور
ایک فرد میں ہوں لیکن رِجَالٌ کے تحت
ممکن ہے کہ اہلِ فارس میں سے کچھ اور
لوگ بھی ایسے ہوں جو دینِ اسلام کی
عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں
کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"
(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء صـ۶)

آسمانی خبروں اور بشارتوں کا شاندار ظہور

ہم نے خدا تعالیٰ کی یہ آسمانی خبریں اور بشارتیں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دردناک
سانحہ ارتحال پر ۹-۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کو بچشمِ خود ملاحظہ
کیں۔ چنانچہ جہاں ایک طرف ہماری نظروں نے دشمنانِ
خلافت کے ناپاک عزائم کو دیکھا وہاں ہم نے قرآنی
وعدہ "وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا"
کا رُوح پرور نظارہ بھی دیکھا جبکہ جماعتِ مومنین
کو ایک دردناک قیامت سے دوچار ہونے کے
بعد خدائے ذوالعرش نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
صاحب کی مقدس شخصیت میں خلافتِ رابعہ کا عظیم
تاجدار ہمیں عطا فرمایا۔ ہماری گردنیں خدا کے اِس
احسانِ عظیم کے سامنے خم ہیں ؎

مَیں کیونکر کر سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام
ہر اک نعمت سے تُو نے بھر دیا جام
ہر اک دشمن کیا مردود و ناکام
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

ہماری ذمہ داری — اطاعت خلافت

اے نونہالانِ احمدیت! اب ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا کی اِس عظیم الشان نعمت کا عملی شکریہ ادا کرتے ہوئے اِس بات کا عہد کریں کہ زندگی کی آخری سانس تک اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر اشارہ پر لبیک کہیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنی جان، مال اور عزت و آبرو کو قربان کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں گے۔ اور جس طرح تسمہ جوتے کے ساتھ لپٹا رہتا ہے ہم زندگی بھر خدا تعالےٰ کے خلیفہ موعود کے قدموں کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ اِس لئے کہ سب برکتیں اور ہماری تمام انفرادی اور اجتماعی ترقیات اور دنیا بھر میں اسلام کا غلبہ خلافت کے بابرکت نظام سے ہی وابستہ ہے جیسا کہ بانیٔ خدام الاحمدیہ سیدنا و امامنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا کہ :-

(۱) "خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے منہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۴۶ء صٓ ۳)

(۲) "وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا

بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء صٓ ۶)

(۳) "ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے ...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اُس کے اِن دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اِس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص ..... اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء صٓ ۶)

(۴) "سلسلہ مقدم ہے سب انسانوں پر سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا خواہ وہ کوئی ہو۔ کوئی انسان بھی سلسلہ سے بالا نہیں ہو سکتا ......

اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو
ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے مگر
سلسلہ کو قتل نہ ہونے دیں گے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ احمدیت ایک ایسی دھارا ہے
کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ مٹا
دیا جائے گا اور جو بھی اس کے سامنے
کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائیگا۔
خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے
اُس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا
جاتا ہے اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ
کی طرف سے ہے اِس لئے اِسکے
مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ
نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو۔
۔۔۔۔ سلسلہ مقدم اور غالب
ہے ہر انسان پر۔"

(الفضل ۱۵ر جون ۱۹۴۴ء صہ۲)

پس اے فرزندانِ احمدیت! خلافتِ رابعہ
تم کو مبارک ہو۔ یہ بے مثال خدائی انعام ہے جو آج دُنیا
کے پردہ پر صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی میسّر ہے اِس کو دل
میں بٹھا لو۔ خدا تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں آسمانوں کی
لازوال نعمتوں اور برکتوں سے نوازے گا اور تم فیضانِ
خلافت کو پہلے کی طرح بارش کے بے شمار قطروں کی شکل
میں نازل ہوتے دیکھو گے۔ ع

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

ایک عظیم الشّان خوشخبری

خدا کے موعود خلیفہ نے مسندِ خلافت پر متمکّن
ہونے کے بعد وابستگانِ خلافت کو جو عظیم الشان پہلی
خوشخبری دی ہے اُسے حضور ہی کے الفاظ میں بیان
کر کے اِس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸ر جون ۱۹۸۲ء کے پُر معارف خطبہ
جمعہ کے آخر میں فرمایا:۔

"اور مَیں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں
کہ یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن
ہو سکتا تھا جو آیا اور جماعت بڑی کامیابی
کے ساتھ اِس امتحان سے گزر گئی اللہ تعالیٰ
کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے۔ اب
آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کو
کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت
بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی
نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن
دل، کوئی دشمن کوشش اِس جماعت کا بال
بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافتِ احمدیہ
انشاء اللہ تعالیٰ اُسی شان کے ساتھ نشوونما
پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ
نے حضرت (اقدس ۔۔۔ ناقل) سے وعدے
فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت
زندہ رہیگی۔" (الفضل ۲۸ر جون ۱۹۸۲ء صہ۵)

عبدالماجد طاہر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ

ہمارا آقا ـــ دُعاؤں کا شیریں ثمر

اسلام کے زندہ خدا کی پہچان اُن دُعاؤں سے ہوتی ہے جو بندہ خدا کے حضور بڑی عاجزی سے جُھک کر کرتا ہے اور خدا معجزانہ طور پر اُنہیں قبول کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی ساری تاریخ متضرعانہ دُعاؤں کے شیریں ثمرات سے عبارت ہے۔ اس کا تازہ ترین نشان خلافتِ رابعہ کی صورت میں اُس وقت ظاہر ہُوا جب ہمارے پیارے امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لاکھوں تڑپتے ہوئے دلوں کی آہ و پکار اور ربّ کریم کے حضور شور برپا کر دینے والی فریادوں کے جلو میں تختِ خلافت پر قدم رکھا ـــ جب ہم اپنی نگاہیں آپ کی پچھلی خدا نما مقدس زندگی پر دَوڑاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہ سراسر دُعاؤں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ثمراتِ حسنہ پر مشتمل ہے۔

ان میں سب سے بڑا حصّہ آپ کے مقدس والدین سیّدنا حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) اور آپ کی والدہ حضرت سیّدہ مریم بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا کی دُعاؤں کا ہے۔ حضرت مصلح موعود

دُعاؤں کے وارث ہمارے محبوب امام ہوئے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ جماعت کا ہر فرد ان سے اچھی طرح واقف ہے اس مضمون میں اُن دُعاؤں کا صراحت سے ذکر ہے جو آپ کی مقدس والدہ نے آپ کے لئے فرمائیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارا پیارا آقا اپنی مرحومہ ماں کی شب و روز کی متضرعانہ دُعاؤں کا شیریں ثمر ہے۔ اس بات کی گواہی مرحومہ کے جلیل القدر خاوند حضرت مصلح موعود نوّر اللہ مرقدہٗ نے مرحومہ کی وفات کے بعد کئی مرتبہ بڑی رقت کے ساتھ اِن الفاظ میں دی:-

> "میرا طاہر، مریم مرحومہ کی دلی آرزوؤں کا بہترین ثمر ہے۔ اُن کو اس بات کی تڑپ تھی کہ اُن کا یہ اکلوتا بیٹا صحیح معنوں میں خادمِ دین ہو۔"

آئیے! ہم آپ کی چند نیم شبی دُعاؤں کے نظارے ملاحظہ کریں۔

آج میرے کانوں میں بار بار اُس دردمندانہ دُعا کے الفاظ سُنائی دیتے ہیں جو آپ نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کو جبکہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ڈلہوزی میں اُن کے پاس مقیم تھے ایک خط میں تحریر کی تھی:-

وہ ہزاروں کے برابر ایک ہو۔"

حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی رات کی تاریکی میں کی گئی متضرعانہ دُعا آج جس شان سے اپنے عروج کو پہنچی وہ خدا تعالیٰ کی صداقت اور اُس کی زندہ تجلّی کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔ خدائے ذوالمجد والعطاء کی شان دیکھئے کہ اُمّ طاہر کا وہی اکلوتا بیٹا جسے وہ پیار سے 'طاہری' کہا کرتی تھیں ہزاروں کے برابر کیا ـــــ لاکھوں ـــــ نہیں نہیں بلکہ کروڑوں سے بھی بڑھ گیا۔ صرف بڑھا ہی نہیں بلکہ آج اِس رُوئے زمین پر پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کا ہر فرد اُسکے قدموں میں بیٹھنے پر فخر محسوس کرتا ہے اور وہ وقت دُور نہیں کہ جب دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ آپ کے نام پر عزّت و احترام سے سرِ تسلیم خم کر دیا کریں گے۔

ہاں پھر اس مرحومہ کی وہ دُعائیں جو وہ ہر وقت تڑپ تڑپ کر خود بھی کرتیں اور دوسروں سے بھی کرواتیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے خدا کرے کہ خادمِ دین ہو۔ مَیں نے اسے خدا کے راستہ میں وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی معنوں میں واقف بنائے اور پھر بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے یہ جملے بار بار دُہراتیں:۔

"خدایا! میرا طاہری تیرا پرستار ہو۔
یہ عابد و زاہد ہو۔ اسے خادمِ دین بنائیو۔
اسے اپنے عشق، حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور حضرت
(اقدس ..... ناقل) کے عشق میں سرشار
کیجیو۔"

اے آسمان! تُو گواہ رہ۔ اے زمین! تُو بھی بلند آواز سے شہادت دے کہ آج حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی وہ دُعائیں کس شان و شوکت سے اپنے انتہا کو پہنچیں جو آپ نے تڑپتے ہوئے دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اپنے پیارے 'طاہری' کے لیے کی تھیں۔

آج اگر وہ زندہ ہوتیں تو دیکھتیں کہ اُن کا بیٹا خدا کا پرستار ہی نہیں بلکہ توحید کے پرستاروں کا امام بن گیا ہے اور آج اُس کے قدموں میں بیٹھ کر ہی خدا ملتا ہے۔ وہ اپنے اولوالعزم باپ حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) کی خُوبُو اور آسمانی صفات و برکات کا ظِلّ و عکس ہے اور حضرت اقدس (.....) کا **محمود** آپ کے روپ میں ایک دفعہ پھر پُوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے۔ آج اس کے وجود کے رُوئیں رُوئیں سے عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ اور ہاں آج اس کا دل مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق سے معمور ہو چکا ہے۔

آپ کی پیاری والدہ حضرت سیّدہ مریم بیگم صاحبہ ایک نہایت پارسا اور بزرگ خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ اور اُس کے پاک رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کی پاک کتاب قرآن مجید سے آپ کو بے نظیر محبّت تھی۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ آپ کا اکلوتا بیٹا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی اسی رنگ میں رنگین ہوں اور اسلام اور محمد عربی صلی اللہ

علیہ وسلم اور قرآن مجید کے مثالی عاشق ہوں۔ اس مقصد کے لئے جہاں آپ نے نہایت التزام اور تضرع سے دعائیں کرتے ہوئے اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کر دیا وہاں آپ نے تربیتِ اولاد کے اسلامی اصولوں کی نہایت سختی سے پابندی کی اور کوئی موقع تربیت کا ہاتھ سے نہ جانے دیا ـــــ آپ کا اندازِ تربیت پُر جذب، مؤثر اور دلکش ہوتا۔

نماز کی پابندی نہایت سختی سے کرواتی تھیں۔ بچوں کا جیب خرچ کاٹ کر اُن کا چندہ ادا کرتیں تاکہ اُنہیں خود بھی چندہ دینے کا احساس ہو ـــــ بچوں کی غلطیوں پر سخت ناراض ہوتیں بعض اوقات بدنی سزا بھی دیتیں۔ زیادہ تر غصہ بچے کی ضد پر آتا تھا ـــــ نصائح عام طور پر اس رنگ میں کرتیں کہ دل میں اُتر جاتی تھیں۔ اگر کسی امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دینا ہوتا تو وہ ضرور دیتیں ـــــ آپ کو خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے بے انتہا محبت تھی۔ سوائے اس کے کہ بیمار ہوں روزانہ صبح نماز سے فراغت حاصل کر کے قرآن کریم پڑھتیں اور اپنے بیٹے طاہر کو بھی پڑھنے کے لئے کہتی تھیں اور ساتھ ساتھ اُن کی غلطیاں بھی درست کرتیں ـــــ اپنے پیارے بیٹے طاہر کو اکثر کہا کرتیں :۔

”طاری قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو۔“

چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی والدہ کی دُعاؤں اور تربیت کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے آپ کو بچپن سے ہی خدا نما وجود بنانے کا آغاز کر دیا۔ اس کی ایک دلکش تصویر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے مختصراً ان الفاظ میں کھینچی ہے۔ آپ فرماتی ہیں :۔

”میں اکثر سوچتی ہوں کہ عزیز طاہر حقیقی معنوں میں پھوپھی جان کی دعاؤں کا بہترین ثمر ہیں۔ بہت چھوٹی عمر سے ہی یہ نہایت سلیم الطبع، دین کی خدمت کرنے والے اور خدمتِ خلق کا خاص جذبہ رکھنے والے ہیں اس حد تک کہ رات کو بھی آرام نہیں ملتا۔ بلا امتیاز غریب و امیر کے ساتھ عزیز موصوف انتہائی محبت سے پیش آتے ہیں۔ بلکہ غریب مخلوق سے زیادہ پیار، زیادہ ہمدردی اور دلی خلوص سے پیش آتے ہیں اور پھر اپنی محدود جیب سے اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کا جو زیادہ سے زیادہ حقدار ہے خاص خیال رکھتے ہیں ..... طاہر جو کچھ دین کی خدمت اور مخلوقِ خدا کی خدمت دن رات کر رہے ہیں اس قدر بے لوث ہے کہ کیا مجال ذرا بھی اس میں ”شو“ کا عنصر ہو۔ بالکل خاموش، چُپ چاپ اپنی راہ پر جا رہے ہیں کبھی کسی قسم کا اظہار ہم نے نہیں سُنا۔“

(تابعین اصحاب احمد جلد سوم صفحہ ۲۵ تا ۲۷)

حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا نے اپنے اکلوتے بیٹے کی تربیت جس رنگ میں فرمائی اس کی ایک

دلکش جھلک اِس واقعہ میں بھی نظر آتی ہے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا ایک واقعہ مَیں تا زیست نہ بھولوں گا ۱۹۳۹ء کی بات ہے جبکہ حضرت مصلح موعود ..... دھرم سالہ میں قیام پذیر تھے اور جناب عبدالرحیم صاحب نیّر پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک مرتبہ نیّر صاحب نے اپنے خاص لب و لہجہ کے ساتھ کہا کہ میاں طاہر احمد آپ نے یہ بات نہایت اچھی کہی ہے جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں آپ کو کچھ انعام دوں۔ بتلائیں آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو اس بچہ نے جس کی عمر اس وقت ½ ۱۰ سال کی تھی برجستہ کہا کہ "اللہ"۔ نیّر صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ مَیں نے کہا نیّر صاحب اگر طاقت ہے تو اب میاں طاہر احمد کی پسندیدہ چیز دیجئے۔ مگر آپ کیا دیں گے۔ اس چیز کے لینے کے لئے تو آپ خود ان کے والد کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔"

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تو منصبِ خلافت پر ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو فائز ہوئے مگر ہمارا خدا تو عالم الغیب ہے اور اس کے علم میں ازل سے یہ مقدّر تھا۔ اس کی طرف ایک لطیف اشارہ حضرت اقدس ..... کے اِس ارشاد سے ملتا ہے جو حضورؓ نے آپ کے نانا جان حضرت ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب کو قادیان آنے پر مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"یہ آپ کا گھر ہے۔ آپ کو جو ضرورت ہو بغیر تکلّف مجھے اطلاع دیں۔ اور تین تعلقات کا ذکر کیا۔ ایک یہ کہ آپ ہمارے مرید ہیں۔ دوسرے آپ سادات سے ہیں۔ تیسرا ایک اور تعلق ہے جس کے متعلق حضور نے خاموشی اختیار کی۔ جو بعد ازاں سیّدہ اُمّ طاہر صاحبہ کی ولادت اور پھر قرابت کی شکل میں ظاہر ہوا۔"

حضرت اقدس ..... کی خاموشی آج ایک نہایت فصیح و بلیغ رنگ میں ظاہر ہو گئی ہے۔ وہ بات جو مصلحتِ الٰہی کے تحت مخفی تھی اس کو خدا کی فعلی شہادت نے زبان دے دی ہے اور وہ تیسرا تعلق جس کے متعلق حضور نے خاموشی اختیار کی تھی اسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام کو منصبِ خلافت پر فائز کر کے ایک نئے رنگ میں ظاہر کیا ہے۔

آپ کے متعلق اس عظیم منصب کی بشارت جماعتِ احمدیہ کے ایک اور خدا رسیدہ بزرگ نے بھی دی تھی۔ ۷ فروری ۱۹۲۱ء کو جب حضرت سیّدہ مریم بیگم صاحبہ کا عقدِ ثانی حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے

راضی ہو) کے ساتھ ہوا تو اس موقع پر حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحب نے خطبۂ نکاح پڑھاتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں بوڑھا ہوں مَیں چلا جاؤں گا۔
مگر میرا ایمان ہے کہ جس طرح سے پہلے
سیّدہ سے خادمِ دین پیدا ہوئے اسی
طرح اِس سے بھی خادمِ دین ہی پیدا
ہوں گے۔ یہ مجھے یقین ہے۔ جو لوگ
زندہ ہوں گے وہ دیکھیں گے۔"

اللہ اللہ! کیا شان تھی صحابۂ حضرت اقدس...... کی۔ کیا دُور بین نگاہ تھی۔ وہ ایمان و یقین کی کن بلند و بالا چوٹیوں پر قائم تھے۔

اے فدائی عاشقِ رسولؐ! تُو نے سچ کہا تھا۔ تیرا یقین حق الیقین تھا جو خدا کی فعلی شہادت نے سچ کر دکھایا آج جو لوگ زندہ ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آج تیرے الفاظ ہر زبان کا وِرد بنے ہوئے ہیں۔ ہاں جس طرح پہلے سیّدہ سے خادمِ دین پیدا ہوئے اسی طرح اِس سیّدہ سے بھی ایک ایسا جلیل القدر عالی المرتبت خادمِ دین پیدا ہوا ہے جسے خدا نے اپنے ہاتھوں سے خلافت کا تاج پہنایا ہے۔

اے ہمارے پیارے خدا! حضرت سیّدہ کو ہماری طرف سے مبارکباد کا پیغام پہنچا دے اور اُن کی روحانی مسرّتوں میں اضافہ فرماتا چلا جا۔ تا تیرا نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دُنیا پر شان و شوکت کے ساتھ راج کرنے لگے۔

اے ہمارے رحیم اور رحمٰن خدا! اے ہمارے

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

"یادِ خدا میں دل کو لگاتے تو خوب تھا"

سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانۂ طالب علمی کے چند اشعار پیشِ قارئین ہیں جن سے حضور کی صغر سنی سے ہی تعلق باللہ کے لئے تڑپ کا اظہار نمایاں ہے۔

(مرسلہ: مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ لاہور)

زندہ خدا سے دل کو لگاتے تو خوب تھا
مُردہ بُتوں سے جان چھُڑاتے تو خوب تھا
قصّے کہانیاں نہ سُناتے تو خوب تھا
زندہ نشان کوئی دکھاتے تو خوب تھا
اپنے تئیں جو آپ ہی مُسلم کہا تو کیا
مُسلم بنا کے خود کو دکھاتے تو خوب تھا
تبلیغِ دین میں لگا دیتے زندگی!
بے فائدہ نہ وقت گنواتے تو خوب تھا
دُنیا کی کھیل کود میں ناصرؔ پڑے ہو کیوں
یادِ خدا میں دل کو لگاتے تو خوب تھا

(بشکریہ ہفت روزہ بدر قادیان ۱۷ جون ۱۹۸۲ء)

بلند کرنے خدا کا نام اِک دیوانہ جاتا ہے
رسولُ اللہ کے خمخانے کا مستانہ جاتا ہے

کرے رخشندہ وہ اپنی ضیا سے ارضِ یورپ کو
صدفِ مریمی کا گوہرِ یکدانہ جاتا ہے

لقب ہے گلعذار و گلبدن گُل پیرہن جس کا
چمن بندی کو رشکِ گُل بُوئے ویرانہ جاتا ہے

سراسر ناز ہے جس کو محمدؐ کی غلامی پر
انہیں کا نام روشن کرنے وہ دیوانہ جاتا ہے

رُخِ روشن سے ہے رُعب و جلالِ حیدری ظاہر
کہ جس کے سامنے شیطاں بھی مجبوبانہ جاتا ہے

ہے اس کے سر پہ جبریلِ امیں سایہ فگن ہر دم
شبِ معراج کے دُلہا کا وہ مستانہ جاتا ہے

بُتانِ کبر و نخوت کو گرانے مُنہ کے بَل یکسر
لیئے گُرزِ گراں توحید کا دیوانہ جاتا ہے

بروزِ قاتلِ مرحب و عنترِ فاتحِ خیبر
برائے کُشتنِ دجّال بے تابانہ جاتا ہے

مٹانے جنگ کے آثار اور قائم اماں کرنے
صلح و امن کا شہزادہ مشتاقانہ جاتا ہے

مئے حُبِّ نبیؐ سے مست کرنے ہر فرنگی کو
خُمِ کوثر لیئے کاندھوں پہ بے تابانہ جاتا ہے

ہر اک اَسْوَد و احمر پر الٰہی رنگ چڑھانے کو
وہ لے کر صِبْغَۃُ اللہ ہاتھ میں دیوانہ جاتا ہے

بفضلِ حق ہجومِ قدسیاں ہے ہم عناں اُس کے
وہ ترویجِ ہدایت کے لیئے مستانہ جاتا ہے

اُگیں گے خشک بنجر سرزمیں میں سینکڑوں گلشن
مثالِ ابرِ نیساں جھومتا مستانہ جاتا ہے

وہ پھیلانے اُجالا چار سُو اقصائے یورپ میں
برنگِ مہرِ عالمتاب بے تابانہ جاتا ہے

مسیحی دم، حیاتِ سرمدی مُردوں کو بخشے گا
ذخیرہ آبِ حیواں کا لیئے دیوانہ جاتا ہے

پڑے اُس کا قدم جس جا زمیں سرسبز ہو جائے
گلستاں جو اُگائے راہ میں مستانہ جاتا ہے

پڑھانے فلسفہ دانوں کو درسِ عشق و سرمستی
کلام اللہ لئے ہاتھوں میں مشتاقانہ جاتا ہے

سکھانے حکمرانوں کو وہ آدابِ جہانبانی
درِ نبویؐ کا وہ درویش اور مستانہ جاتا ہے

بنی سطحِ زمیں ہے لالہ گوں خونِ مسلماں سے
وہ روکے سیلِ ظلمِ ناروا مستانہ جاتا ہے

کرے گا سربلند وہ پرچمِ دیں شہر لندن میں
بُتِ تثلیث کرنے رام وہ دیوانہ جاتا ہے

بدلنے کو نئی تہذیب کی یہ کجروی یکسر
لیئے مردِ جری یہ عزم بے تابانہ جاتا ہے

بغایت شانِ زیبائی بصد اندازِ رعنائی
ہزاروں کرّوفر کے ساتھ محبوبانہ جاتا ہے

تبسّم زیرِ لب سے موہ لے گا دل ہزاروں کے
وہ خندہ رُو بصد اندازِ معشوقانہ جاتا ہے

جمال و حُسنِ رُوئے پاک سے بھاگے گی تاریکی
وہ کرنے منتشر نُورِ نبیؐ مستانہ جاتا ہے

وہ کرنے افتتاح اسپین میں مسجد بشارت کا
وہ مردِ حق نما مہدی کا اک دیوانہ جاتا ہے

رُخِ تاریخِ یورپ جس کی کوشش سے بدل جائے
وہی جانِ جہاں با جلوۂ جانانہ جاتا ہے

جمیع مومنیں غمگیں ہوئے ہیں اُن کے جانے پر
ہُوا قابو سے باہر ہر دلِ دیوانہ جاتا ہے

الٰہی یہ دُعا ہے تیرے آگے قلبِ مضطر سے
یہ دیکھیں ہم کہ واپس وہ بصد شاہانہ آتا ہے

ہزاروں جب جمع ہوں دیکھنے حُسنِ جہاں آرا
وہیں آشفتہ سر یہ عاجزِ دیوانہ آتا ہے

(سیّد ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ)

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں تیری

(عبدالسمیع خان۔ ربوہ)

کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے تاریخ تو ایک مُردہ اور بے جان چیز ہے، تاریخ کو تو وہ لوگ دہراتے ہیں جو اپنے آہنی عزم اور بے پناہ قربانی کشش سے وقت کی باگ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتے ہیں اور تاریخ کا دھارا جدھر چاہتے ہیں موڑ دیتے ہیں۔

ہمارے محبوب آقا کا وجود بھی ایسی ہی تاریخ ساز شخصیات کی صفِ اوّل میں شمار ہوتا رہے گا جس نے اپنے لازوال کارناموں سے تیسرے خلیفۂ رسولؐ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور کو آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا جس کی ہر حرکت اور ہر سکون تاریخ کا حصہ نہیں بلکہ خود تاریخ بن گیا۔ اور جس نے سینۂ دہر پر ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو اَن مٹ اور جاوداں ہیں۔

بھلا سکے گی نہ دُنیا اسے قیامت تک

دلوں پہ چھوڑے ہیں اُس نے نقوشِ لافانی

قوموں کی زندگی میں سترہ سال کا عرصہ کوئی طویل عرصہ نہیں ہوتا مگر اس دَور میں خدا سے برگشتہ، بے لگام اور مُنہ زور دُنیا کو ۱۴۰۰ برس پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ کی طرف موڑنے کی جو یادگار سعی ہوئی وہ صدیوں پہ پھیلی ہوئی داستان معلوم ہوتی ہے۔

یہ بڑی ہی پُرلطف اور رُوح پرور داستان ہے جس کا ہر لفظ اسلام کے دامن کا گراں بہا سرمایہ ہے۔ یہ داستان رنگ و نسل کی قیود سے آزاد اور زمان و مکان کی زنجیروں سے بے نیاز ہے اور چمن زیست کے ہر گوشہ کو مہکا رہی ہے اور ع

ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است

آپ کی زندگی کا محور و مقصود توحیدِ الٰہی کا قیام تھا۔ آپ نے لاکھوں دلوں کو مژدۂ وصالِ الٰہی سے شادکام کیا۔ آپ نے مرکزِ تثلیث میں کھڑے ہو کر تثلیث کے ناخداؤں کو للکارا مگر توحیدِ الٰہی کے اس پرستار کے سامنے کوئی کھڑا نہ ہو سکا۔ کیا اکنافِ عالم میں بسنے والے انسان جن تک وہ للکار پہنچی اس شیر کی گرج کو بھول سکتے ہیں؟

مَیں چشمِ تصوّر میں آج بھی دیکھتا ہوں جب ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملا اور حضرت اقدس ...... کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی تو آپ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خدا تعالیٰ کے اس فضل کا بڑے محبّت بھرے انداز میں ذکر کرنے کے بعد مئے عشقِ الٰہی میں مست ہو کر فرمایا۔ اللہ اکبر کے نعرے

لگاؤ۔ اور پھر آپ نے پوری طاقت کے ساتھ، عجیب جذب کے عالم میں پانچ دفعہ اللہ اکبر کا نعرہ لگوایا اور اس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ بلکہ فضائیں توحید کی صداؤں سے گونج اُٹھیں۔ ربوہ کی سرزمین پر آپ کی پُر جلال آواز ربوہ کا قیمتی سرمایہ ہے۔

اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ میں بسنے والے وہ لاکھوں دل آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں جن تک آپ نے محسن اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا اور ان کا دالہ و شیدا بنایا اور آج وہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی بجائے عجز و نیاز سے سر جھکا کر درود بھیجتے ہیں۔

آپ نے ہزاروں دل کے اندھوں اور روح کے مجذوموں اور جادۂ ضلالت اختیار کرنے والوں کو اپنی تریاقی صحبت سے ایسا چمکایا کہ وہ آسمانِ روحانیت کے ستارے بن گئے۔ جن کی چمک دمک ہمیشہ آپ کی یاد دلاتی رہے گی ___

کیا سپین کی سرزمین آپ کے قدموں کی آہٹ فراموش کر سکتی ہے۔ جب پہلی دفعہ خدا کے موعود خلیفہ نے اس پر قدم رکھا اور اسلام کی موت پر نوحہ خوانی کرنے والے درو دیوار اسلام کی نئی زندگی کا پیام سُن کر خوشی سے جھوم اُٹھے ؎

یہ دَور تو تجھے ہسپانیہ مبارک ہو
خدا کے گھر کی بِنا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اور تاریک براعظم کے وہ بچے ہمیشہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے رہیں گے جو صدیوں سے پیار کے لئے ترس رہے تھے اور آپ نے انہیں پیار دے کر ان کی تشنگی بجھائی اور وہ آپ کے بندۂ بے دام بن گئے۔

اور وہ عورتیں بھی آپ کو فراموش نہیں کر سکتیں جو ہجرت ۱۹۴۷ء کے وقت قادیان میں دشمنوں کے نرغہ میں گھری ہوئی تھیں اور ان کے جسموں پر چند چیتھڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ محمد رسول اللہ ؐ کے نام لیواؤں کی حالت دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اُٹھا تب آپ نے اپنی مقدس اہلیہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدہا اور باقی خاندان کے صندوق کھولے اور تمام کپڑے اُن عورتوں کو پہنا کر ان کی ستر پوشی فرمائی۔

اور وہ طالب علم کیسے آپ کو بھول سکتے ہیں جن کی بہتری کے لئے آپ صبح و شام کوشاں رہتے تھے۔ کبھی سویا بین کا ذکر فرماتے ہیں، کبھی لیسیتھین کا تذکرہ کرتے ہیں، کبھی اپنے دستخطوں سے طلباء کو خطوط کے جواب دیتے ہیں کبھی ان کو قیمتی تمغے پہنا رہے ہیں۔ کیا باپ سے بڑھ کر یہ شفیق وجود بھول سکتا ہے؟

ربوہ کی خلافت لائبریری، مسجد اقصیٰ کی پُرشکوہ عمارت، احمدیہ بکڈپو اور درجنوں گیسٹ ہاؤسز ہر لمحہ آپ کی یاد دلاتے رہیں گے۔

وہ بے خانماں جو ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں میں لُٹ لٹا کر افسردہ چہروں کے ساتھ آپ کے پاس آتے اور مسکراتے ہوئے واپس جاتے تھے کیا وہ مسکراہٹیں عطا کرنے والے اس دلنواز وجود سے آنکھیں پھیر سکتے ہیں؟

عجیب مقدس وجود تھا۔ اپنوں کے سارے زخم اور دُکھ اپنے سینے میں جمع کرتا تھا اور دشمنوں کیلئے

اس کے مُنہ سے سوائے خیر کے اور کچھ نہ نکلتا تھا۔ وہ ہلاکت کے کنارے کھڑی ہوئی دنیا کے لئے ایک ٹھنڈا اطمینان بخش سایہ تھا۔ بچے اور جوان اور بوڑھے اور عورتیں سب کے سب اس پُر نور چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب رہتے تھے، اُس کے دیدار کے بھوکے تھے۔ اور پھر ایک نظر پڑتے ہی خوشی اور اطمینان کی ایک ایسی لہر دوڑتی جیسے خوشبو فضاؤں میں پھیلتی ہے۔

وہ محبت کا سفیر تھا جس کی عملی زندگی کا ماٹو ہی

"Love for all, Hatred
for none."

تھا۔ وہ محبتوں کا ایک دریائے رواں تھا۔ جو بھی آیا اُس نے پایا۔ وہ لاکھوں دلوں پر حکومت کرتا تھا۔ اس کی طنابیں ساری کائنات پر پھیلی ہوئی تھیں مگر اپنی ذات میں بڑا ہی سادہ، منکسر المزاج اور طبیعت کا حلیم جسے سختی اور کرختگی چھو کر بھی نہیں گزری تھی۔

ہیسیوں گھرانے جو اولاد کی نعمت سے محروم تھے آپ کی دعاؤں کے طفیل اُن کے سُونے آنگن خوشیوں سے بھر گئے۔ بے شمار لوگوں کو آپ کی دعاؤں نے مشکلات سے رہائی بخشی اور دکھوں کے اندھیرے میں سکھ کی کرن دکھلائی۔ ہزاروں مریضوں کو آپ کے انفاسِ روحانی نے حیاتِ نو سے ہمکنار کیا۔ وہ آخری سانس تک آپ کی عظمتوں کے گُن گاتے رہیں گے۔

احسانوں اور عنایات کا جو بھی ورق اُلٹیں آپ کا نام اس کی پیشانی پر جگمگ جگمگ کرتا نظر آتا ہے۔ آپ کی نیک یادوں کی شمعیں ہمیشہ جلتی رہیں گی۔ آپ گو جسمانی طور پر ہمارے اندر موجود نہیں مگر رُوحانی طور پر آپ ابد تک کے لئے زندہ اور ہمارے درمیان موجود رہیں گے۔

آپ زندہ ہیں اپنے اولوالعزم جانشین کی پُرنور صورت میں۔

آپ زندہ ہیں لاکھوں احمدیوں کے سینوں میں۔
آپ زندہ ہیں اپنے لازوال کارناموں کے ذریعہ۔
ایسے وجود کو مُردہ کہتے ہوئے جسم کانپ اُٹھتا ہے اور رُوح تھرتھرا اُٹھتی ہے اور آخر کار دل سے یہی آواز نکلتی ہے ؎

تمہیں مردہ کہوں کیونکر کہ تم زندوں میں زندہ ہو
تمہاری نیکیاں زندہ تمہاری خوبیاں باقی!

عشرہ اصلاح وارشاد

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں اس سال کی آخری سہ ماہی میں ایک عشرہ ۱۴ سے ۲۴ اگست تک منانے کی درخواست ہے۔

جس میں لائحہ عمل میں دی گئی اصلاح وارشاد کی سکیم اور مرکز کی ہدایات کے مطابق خوب کام کریں۔ اس عشرہ میں کام کی الگ رپورٹ بھی مرکز میں آنی چاہیئے۔ (مہتمم اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصِرُ

غم اور مسرّت کے دھاروں میں

(مکرم مرزا طارق احمد صاحب۔ قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ کینٹ)

آج ہماری آنکھیں جتنے بھی آنسو بہائیں، ہمارے دل جتنے بھی تڑپیں اور دماغ جتنے بھی غم زدہ ہوں کم اور ناکافی ہے۔ اس لیئے کہ وہ بابرکت وجود پُر نور آج ہم میں موجود نہیں رہا جو اس کرّۂ ارض پر خدا کا خلیفہ تھا۔ وہ وجود کہ جو جماعت کا دل تھا اور جماعت جس کے دل کی دھڑکن تھی۔ وہ وجود جو جماعت کے بغیر اور جماعت اُس کے بغیر ادھوری اور نامکمّل تھی وہ وجود آج جماعت سے جدا ہوگیا ہے تو جماعت اپنے آپ کو کتنا ادھورا، تشنہ اور نامکمّل محسوس کر رہی ہے۔ حضرت اقدس ..... کا نافلۂ موعود، حضرت المصلح الموعود کا فرزند ارجمند جو دو صدیوں کو اپنی برکاتِ خلافت سے فیض یاب کر کے خلیفہ ذوالقرنین کہلایا۔ وہ خلیفہ جو ہر آڑے اور مشکل وقت میں ہمارے لیئے ڈھال ثابت ہؤا، جس نے دُنیا والوں کے جور و ستم اور دُنیا والوں کے ظلم کا ہر وار خود سہہ کر جماعت پر آنچ تک نہ آنے دی۔ ہم سو رہے ہوتے تو وہ خدا کے حضور گڑگڑا کر ہمارے لیئے دُعائیں کر رہا ہوتا۔ ہم غافل ہوتے مگر وہ ایک ماں سے بھی بڑھ کر ہماری حفاظت کے لئے فکر مند رہتا۔ وہ پُرشفقت وجود آج ہم میں نہیں۔

امن کا شہزادہ، محبّت کا سفیر، پیار و اخلاص کا پیامبر، جس نے دُکھی انسانیت کے کرب کو محسوس کرتے ہوئے "محبّت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" کا مژدۂ جانفزا اکنافِ عالم میں پہنچایا، ہاں محبت کا وہ سفیر جس کا پیار اور جس کی محبت بلاتخصیص سیاہ و سفید، امیر و غریب، شاہ و گدا، صغیر و کبیر، مرد و زن سب کے لیئے یکساں تھی آج ہم سب کو کتنا مغموم اور اُداس چھوڑ کر ابدی جنّتوں میں جا بسا ہے۔ وہ وجود جس کے دل میں سارے جہان کا درد تھا، جس کے دل میں دُکھی انسانیت کی شدید تڑپ تھی۔ وہ دردمند وجود جس نے تمام عمر سارے جہان کا درد و غم اپنے سینے میں سمیٹے رکھا مورخہ ۹ جون کی شب ایک بجے کے قریب آخر اس درد کی تاب نہ لا کر ہر قسم کے دردوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وہ عظیم الشان ہستی آج ہم میں موجود نہیں جس نے جماعت کو ایک ایسے نازک وقت میں سنبھالا جبکہ کیا اپنے اور کیا غیر سبھی یہ سوچ رہے تھے کہ اب اس جماعت کا کیا بنے گا۔ حضرت المصلح الموعود جیسے جلیل القدر خلیفہ کی رحلت کے بعد اس ہستی کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو ایسی قیادت عطا فرمائی کہ جماعت دن دوگنی اور

رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔ جس کا اعتراف اپنے تو اپنے غیر بھی کرنے پر مجبور ہو گئے۔

وہ عظیم الشان ہستی آج ہم میں موجود نہیں جس نے مسکینوں، غریبوں اور اسیروں کو کھانا کھلانے کی تحریک کے ذریعے گردشِ زمانہ کے ستائے ہوئے انسانوں اور سسکتی رُوحوں کی پیاس بجھانے کا سامان کیا۔ جس نے ایک طرف ہماری خلوتوں کو تسبیح، تحمید، درود شریف اور استغفار پڑھنے کی تحریک کے ذریعے منور کیا تو دوسری طرف ہماری جلوتوں کو "عارفانہ نعرے" عطا فرما کر جلال بخشا۔ جس نے تعلیم القرآن سکیم جاری کی۔ جس نے وقفِ عارضی کی سکیم جاری کر کے جماعت کو رُوحانی منازل طے کرنے کی ایک نئی راہ دکھلائی۔ جس نے "اتحاد بین المسلمین" کی اہمیت پر زور دیا۔ جس نے دُنیا کی طاغوتی طاقتوں کو "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" سُنایا۔ جس نے جماعت میں "مجلسِ ارشاد" قائم کر کے سلسلہ علمی تقاریر جاری فرمایا۔ جس نے "ادارۃ اشاعتِ قرآن عظیم" قائم کیا۔ جس نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن قائم کی۔ جس نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا۔ جس نے "مجلس موصیان" قائم کی۔ جس نے احمدیہ بکڈپو قائم کیا۔ جس نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا عظیم منصوبہ پیش کیا۔ جس نے وقفِ جدید کا بوجھ احمدی بچوں کو اُٹھانے کی سعادت کا موقع فراہم کیا۔ جس نے ہمارے جسموں کو طاقت و توانائی دینے کی خاطر اگر ایک طرف سائیکل سکیم، گھوڑے پال سکیم، جسمانی ورزشوں کے کلب قائم کرنے کی سکیم، سویابین جیسی اعلیٰ غذائی نعمت کو مروج کرنے کی سکیم پیش کی تو دوسری طرف ہمارے ذہنوں کے چراغوں کو منور کرنے کے لئے اور ہمارے فہم، سمجھ اور عقل و ادراک کی شمعیں روشن سے روشن تر کرنے کے لئے علمی میدان میں انعامی تمغہ جات کی سکیم جاری فرمائی۔ وہ ہمہ پہلو، ہمہ گیر اعلیٰ ہستی جس کے دَور میں عیسائیت کے تابوت میں کیلیں ٹھونکی گئیں، تثلیث کا دامن تار تار ہوا، کسرِ صلیب کانفرنس لنڈن میں صلیب کو پارہ پارہ کر دیا گیا۔ جس کے دَورِ خلافت میں تثلیث کے گڑھ سپین میں خدائے واحد و یگانہ جلّشانہٗ کا نام دن میں پانچ بار ببانگِ دُہل پکارا گیا۔

وہ مبارک اور مبشر ہستی آج سکون کی نیند سو رہی ہے جس نے جماعت کو خوشخبری دی کہ پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی، اسلام کی شان و شوکت اور اسلام کی فتح کی صدی ہے۔ وہ ہستی جس کا پیارا پیارا نام نصرت اسلام پر دلالت کرتا تھا۔ آہ! آسمانِ احمدیت کا وہ درخشاں، تابندہ و رخشندہ نجم ثاقب جماعتِ احمدیہ کو اپنے آخری جلسہ سالانہ کے موقع پر چودہ کونوں والا "ستارۂ احمدیت" عطا کر کے خود ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

مگر کیا ہوا جو آج جسمانی اور طبعی طور پر ہم میں موجود نہیں۔ وہ آج بھی ہم میں موجود ہیں اور آئندہ بھی ہم میں موجود رہیں گے۔ ہاں اپنی تقاریر و خطبات کی صورت میں، اپنی جاری کردہ سکیموں کی صورت میں۔ اپنی نصائح، اپنے فصیح و بلیغ ارشادات کی صورت میں، اپنی آوازِ مبارک اور اپنی ساکن و متحرک تصاویر کی صورت میں وہ آج بھی ہم میں زندہ و جاوید ہیں۔

اُن کی جسمانی جُدائی ہمارے اور اُن کے درمیان رُوحانی تعلقات کی راہ میں ہرگز رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔ کل کی طرح آج بھی ہماری رُوحیں اُن کی شخصیت کے رُوحانی چشمہ سے سیراب ہو کر اپنی تشنگی اور اپنی پیاس بُجھا سکتی ہیں اور بُجھاتی رہیں گی۔ دراصل خدا نے ہمارے اور اُن کے درمیان ایک طبعی خلیج حائل کر کے اشارۃً ہمیں سمجھانا چاہا ہے کہ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔

جماعت احمدیہ ایک الٰہی سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور اس کی ترقی کا دارومدار بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مدد اور نصرت پر ہے، کسی خاص فرد یا کسی خاص شخصیت پر نہیں۔ دُنیا کے تمام تر سہارے بھی اگر ہم سے چھین لئے جائیں تو بھی صرف ایک خدا کا سہارا ہی ہمارے لیے ان سب سہاروں سے بڑھ کر ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

جس خدا نے قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کے بعد جماعت کو زمانے کے حالات کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر خلیفۃ المسیح الثالث کے رُوپ میں عطا فرمایا تھا اُس خدا نے آج ہمیں قدرتِ ثانیہ کا چوتھا مظہر بھی عطا فرمایا ہے اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا اور سورۂ نور کی آیۂ استخلاف کے مطابق ہر مرتبہ ایک معیّنہ مدّت کے پُورا ہونے پر قدرتِ ثانیہ کا ایک نیا مظہر عطا فرما کر ہمارے اس عقیدہ کی پختگی اور مضبوطی کا باعث بنے گا کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ ہمارا سلسلہ جو حقیقی اسلام ہے ایک زندہ جاوید سلسلہ ہے اور ہماری کتاب قرآن مجید فرقان حمید ایک زندہ کتاب ہے۔ آئیے! خدا کے حضور دُعا کریں کہ وہ کسی بھی حال میں ہمیں بے سہارا اور بے یار و مددگار نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی جُدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی طاقت اور حوصلہ عطا فرمائے، حضور کی آخری آرامگاہ پر اپنے انوار و برکات کے جلووں کی بارش برسائے۔ انہیں اپنے اعلیٰ علیّین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے، ہمیں اُن کی جاری کردہ سکیموں اور جملہ پروگراموں کو کامیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات انہوں نے ہم سے وابستہ کی ہوئی تھیں اُن پر ہمیں پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نئے آقا و مولیٰ سیدنا و امامنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جو تجدیدِ بیعت کی ہے ایک نئی زندگی عطا فرمائے اور آپ کی آسمانی قیادت میں ہمیں اسلام کی آخری، مکمل اور فیصلہ کُن فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے

کارہائے نمایاں

آئینۂ اغیار میں

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیرؔ)

اللہ تعالیٰ کے منشاء سے ہمارے پیارے آقا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تاریخی دورہ ۱۹۷۰ء کے دوران مغربی افریقہ میں نصرت جہاں آگے بڑھو جیسے نہایت ہی اہم اور انقلاب آور پروگرام کا اعلان فرمایا اور اس کے ذریعہ آنے والے انقلاب کی خبر بھی یوں دی :-

"آج مسکراہٹوں کا دن ہے۔ ہم اس لئے مسکرا رہے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔ آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے جب اسلام کو ساری دنیا پر فتح حاصل ہوگی۔ اہلِ افریقہ کے دل اسلام کے لئے جیتے جائیں گے"

(تحریک جدید۔ تبوک ۱۳۵۰ھ)

"میں آپ کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی انشاء اللہ۔ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے"

(تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۷۲ء)

"احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آکر رہے گی"

(تشحیذ الاذہان۔ جنوری ۱۹۷۳ء)

<u>دعویٰ حقیقت بن گیا!</u>۔ دس سال کے قلیل عرصہ میں اس منصوبہ کی بدولت غیروں کی نظر میں بھی حضور کا یہ دعویٰ حقیقت بنتا جا رہا ہے۔ مغربی افریقہ میں احمدیہ ہسپتالوں اور احمدیہ سکولوں کے ذریعہ مسلسل تبدیلی آرہی ہے۔ قدم قدم پر آسمانی نشانوں کا ظہور ہو رہا ہے کہ گویا افریقہ کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ اس انقلابِ عظیم کی ایک جھلک مندرجہ ذیل ریمارکس سے دیکھیں۔

سیرالیون کے وزیر تعلیم عزت مآب

عبدالکریم صاحب کرو ما نے فرمایا :-

"سیرالیون کی تعلیمی ترقی میں حصہ لیتے ہوئے جماعت احمدیہ جو مستقل اور ان تھک کوششیں کر رہی ہے اس سے میں متاثر ہوا ہوں۔ نیز احمدیہ

کو بہترین لائحہ عمل تیار کرنے اور اس
پر عمل پیرا ہونے پر مبارکباد دی۔"
(الفضل ۲ ستمبر ۱۹۸۰ء)

کمشنر صاحب ایجوکیشن نائیجیریا الحاج
ابراہیم نے فرمایا :-

"جماعت احمدیہ وہ پہلی تنظیم
ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کی طرف قدم
اٹھایا ہے۔"

مکرم الحاج سلمان علی اومام صاحب وزیر
صنعت پلیٹو سٹیٹ نائیجیریا نے ایک سکول کے افتتاح
کے موقعہ پر فرمایا :-

"یہاں پر سکول کی ضرورت بڑی شدت
سے محسوس کی جارہی تھی۔ خدا تعالیٰ کا شکر
ہے کہ جماعت احمدیہ بروقت ہماری
مدد کے لئے پہنچ گئی اور انہوں نے
اس عظیم کام کا جوا اپنے سر پر لیا۔"
(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۸۱ء)

وزیر صحت سیرالیون آنریبل سی پی فورے
نے فرمایا :-

"جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات
کے دائرہ کو صحت اور طب سے متعلق
قومی پروگرام کے خاطر خواہ نفاذ تک
ممتد کر دیا ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا
کہ یہ جماعت دوسروں کے لئے خدمت کے
جذبہ سے سرشار ہے۔ (ڈیلی میل ۶ جولائی ۱۹۷۱ء)

صدر غانا نے یوں فرمایا :-

"ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں کہ
آپ نے اس حکومت کی تعمیر و ترقی میں
شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا ضروری
سمجھا۔" (گائیڈنس۔ نومبر ۱۹۷۱ء)

مملکتِ نائیجیریا کے صدر جناب شیخو شغاری صاحب
کا بیان :-

"جماعت احمدیہ نائیجیریا نے اس
ملک میں ایک قابل فخر قوم تیار کی ہے
ان کی مساعی نہایت قابل تعریف اور
دوسروں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔"
(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء)

پھر صدر مملکتِ گیمبیا نے فرمایا :-

"نصرت ہائی سکول نے بہت کم عرصہ
میں جو ایک خصوصی مقام حاصل کیا ہے
وہ اس جیسے کسی بھی ادارے کے لئے
ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔"
(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء)

گیمبیا کے وزیر صحت، تعلیم اور سماجی بہبود
آنریبل الحاج گارباجاہمپا کا بیان :-

"حقیقت میں دیکھا جائے تو یہی
حقیقی اسلام ہے جس کا عملی نمونہ
آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔"
(الفضل ۳ ہجرت ۱۳۵۱ھش)

سیرالیون کے شمالی صوبوں کے ریذیڈنٹ منسٹر

آنریبل بنگالی منساریے نے فرمایا :-

"احمدیہ مشن سیرالیون کی مختصر وقت میں یہ کامیابی اس بات کی آئینہ دار ہے کہ اسلام کی فتح کا دن قریب ہے۔" (الفضل ۴ ہجرت ۱۳۵۱ھش)

روزنامہ "جنگ" کے نامہ نگار مقیم لندن کا بیان :-

"افریقہ میں اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے۔ وہاں عیسائی اداروں کو احمدیہ فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔"

(جنگ کراچی ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ء)

اس حقیقت کا اظہار ایک پادری نے یوں کیا، اور کیتھولک ڈائجسٹ نے اسے محفوظ کر لیا :-

"اسلامی طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے اور یہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی ایک علامت ہے۔"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

اور آخر میں جرمنی کے عیسائیوں نے اس انقلاب کی افادیت کو یوں محسوس کیا :-

"افریقن عوام کی ترقی کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنا وسیع و عریض پروگرام بنایا

گیا ہے۔"

ہماری ذمہ داریاں

احباب جماعت کو اُن کی اہم ذمہ داریوں کی طرف حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں توجہ دلائی :-

"افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے، ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔"

("تحریک جدید" جنوری ۱۹۷۲ء)

"پس اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔"

(تشحیذ الاذہان تبوک ۱۳۵۰ھش)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث۔ نافلہ موعود۔ متعدد خدائی بشارتوں کے مصداق
خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلفگار جدائی پر

قراردادِ تعزیت

اور

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع اولوالعزم خلیفۃ المسیح حضرت سیدنا مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اطاعت، اخلاص و وفا اور پیہم عمل کا عہد

ممبرانِ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ اجلاس آج مؤرخہ ۱۶ / احسان ۱۳۶۱ھش بمطابق ۱۶ / جون ۱۹۸۲ء دفتر صدر انجمن احمدیہ میں زیرِ صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی :۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی تقدیر کے مطابق ہنساتا بھی ہے اور رُلاتا بھی۔ اور وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اس آیتِ قرآنی کے مطابق گزشتہ چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے رُلانے اور ہنسانے کے دو عظیم جلوے ہمیں دکھائے۔ خوشی اور غمی کے دو دھارے چلائے جن کے سامنے ہم نے سرِ تسلیم و رضا خم کیا۔ ایک محبوب جُدا ہوا اور ایک محبوب عطا ہوا۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے بڑے صدمہ سے ہمیں اپنے خاص فضل سے بہت بڑی سکینت عطا فرمائی اور آیتِ استخلاف کے وعدہ کے مطابق ہمارے خوف کو امن سے بدل دیا اور اسلام و احمدیت کی تمکنت اور مضبوطی کے سامان پیدا فرمائے اور رسالہ الوصیت کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا چوتھا مظہر عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر یہ نظارہ خوب تھا۔ فرشتوں نے ساری جماعت کو اپنے حصارِ عافیت میں لے لیا اور ایک بھی سعید رُوح ضائع نہیں ہونے دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الٰہی سلسلوں میں قدیم سے یہ سُنّت اللہ جاری ہے کہ غم اور صدمہ سے اُنہیں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی سُنّت اللہ کے مطابق ۸-۹ رجون کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث، نافلہ موعود، متعدد بشارتوں کے مصداق، اکنافِ عالم میں نظامِ احمدیّت کو مستحکم کرنے والے مبارک وجود سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے صدمہ نے ہمارے دلوں کو ہلا دیا۔

اس موقعہ پر ہم اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہتے ہیں:-

"تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى بِهٖ رَبُّنَا۔"

ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔ دل بے حد مغموم مگر زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جس سے خدا راضی ہو یعنی :-

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

آپ کا سانحۂ ارتحال احمدی دُنیا کے لئے ایک زلزلہ عظیمہ سے کم نہ تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ کی ذات ہر احمدی کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھی۔ آپ اس کا غم اُٹھاتے، دُعائیں کرتے۔ ہمارا یہ محبوب آقا نہ صرف خود سراپا محبّت و شفقت تھا بلکہ اُس نے ساری دُنیا کو "محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کا درس دیا۔

وہ مبارک وجود جس کے قریباً سترہ سالہ دورِ خلافت میں ہم نے احمدیّت کی تائید میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں اور غیر معمولی نشانات کو دیکھا، جس کے بابرکت وجود سے جماعت کی تعلیم و تربیت اور اشاعتِ قرآن کے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام پائے۔

جس کے عہدِ سعادت میں سلسلہ کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی ترقی ہوئی اور برکت پر برکت عطا ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کے عہد میں پُورا ہوا۔ چنانچہ سربراہِ مملکت گیمبیا جناب ایف ایم سنگھاٹے نے احمدیّت قبول کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت پائی۔

علم کی دُنیا میں آپ کی دُعاؤں کے طفیل جماعت کے ایک فرد کو نوبیل پرائز ملا۔ نیز آپ کے مبارک عہد میں فضل عمر فاؤنڈیشن، وقفِ عارضی، تعلیم القرآن، نصرت جہاں سکیم، صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور دیگر بہت سی تحریکات جاری ہوئیں جن کے ذریعہ پاکستان اور اکنافِ عالم میں احمدیّت کو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی۔

مسجد بشارت سپین کی تعمیر ایک اور عظیم برکت ہے جو آپ کے عہد میں رُونما ہوئی۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جو سپین میں ۷۴۵ سال کے بعد تعمیر ہوئی جس کا سنگِ بُنیاد آپ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔

اسی طرح دُنیا میں ہزاروں ہزار نفوس کو آپ کے انفاسِ قدسیہ سے رُوحانی حیات ملی۔ مشرق کے اہم

ملک جاپان میں نئے مشن کا قیام عمل میں آیا خلیفۂ وقت کی ملاقات اور روحانی فیوض سے مستفیض ہونے کے لئے بیرونی ممالک سے مرکز میں آنے والے اصحاب کے لئے اُن کے مناسبِ حال اور شایانِ شان قیام گاہیں تیار کرائیں۔ نیز ان کی علمی تشنگی کو سیراب کرنے کے لئے مکتبۂ علمیہ قائم کیا۔

حضرت بلالؓ کی سرزمین براعظم افریقہ میں نئے سکول، کالج اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا اور دُنیا بھر میں نئی مساجد، نئے مشن ہاؤسز کی تعمیر ایسے کارنامے ہیں جو آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رکھیں گے۔ غرض آپ کی زندگی کا ہر دن جماعت کی روز افزوں ترقی کا پیغام لایا۔

۱۹۷۴ء کے حد درجہ پُر آشوب اور اذیت ناک حالات میں آپ نے جس رنگ میں جماعت کی رہنمائی کی اور مصائب کے طوفانوں سے جماعت کو محفوظ و مصئون رکھا — جماعت نے مسکراتے ہوئے چہروں سے اُن مصائب کو برداشت کیا، آپ کی ہدایات کے مطابق جماعت خدا تعالیٰ کی خالص اور چمکتی ہوئی توحید پر قائم رہی نیز آپ نے جس جرأت اور یقین کے ساتھ دُنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں عقائدِ احمدیت کی ترجمانی کر کے اتمامِ حجت فرما دی یہ سب امور آپ کی زندگی اور آپ کے عہدِ خلافت کے ایسے شاندار اور زرّین کارہائے نمایاں ہیں کہ سلسلہ کی تاریخ کے صفحات ہمیشہ ان کے ذکر سے چمکتے اور دمکتے رہیں گے۔

آپ کی جُدائی سے دلوں کو جو صدمہ پہنچا ہے اُس پر ہم بحکمِ خدا صبر کرتے ہیں اور اپنے پیارے خدا سے آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اے خدا! ہمارے دلرُبا، نورانی وجود، ہم سے جُدا ہونے والی مقدس رُوح کو اپنے خاص فضل سے جنّت الفردوس میں اعلیٰ علّیّین میں خاص مقامِ قُرب عطا فرما۔ آمین

ہم یہ بھی دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تینوں فرزندانِ ارجمند، دونوں بیٹیوں، غمزدہ رفیقۂ حیات، تمام افرادِ خاندان حضرت اقدس ......، دیگر لواحقین اور دُنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب و خواتین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سیّدنا حضرت اقدس .... نے غلبۂ اسلام کی جو مہم جاری فرمائی ہے جسے آپ کے خلفاء اپنے نورِ بصیرت اور انتھک کوششوں اور الٰہی ہدایات و تائیدات کے ماتحت آگے بڑھاتے رہے۔ اب جس کی زمامِ قیادت ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک میں آئی ہے۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کے مطابق اسے آگے کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانی ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے اور آپ کے سب حکموں پر لبیک کہنا اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ ہم سب کے لئے دُعا کریں کہ ہم اِس عہد کو صحیح معنی میں پُورا کرنے والے ہوں اور ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔ آمین ۔ فقط والسّلام

ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

قرار دادِ تعزیت

ہم ممبران مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ و جملہ کارکنان سیّدنا و امامنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نوّر اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے فرزندِ جلیل حضرت اقدس ...... کے قدموں میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین

آپ اللہ تعالیٰ کی بشارات اور پیشگوئیوں کے مطابق ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے آپ کے تقریباً سترہ سالہ دَورِ خلافت میں ہر جہت سے انقلابی ترقی کی۔ دُنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام مستحکم کرنے کے لحاظ سے آپ کا دَورِ خلافت جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

آپ نے نصرت جہاں کی آسمانی سکیم کے ذریعہ مغربی افریقہ کے نصف درجن سے زائد مُلکوں میں متعدد احمدیہ ہسپتال کھول کر اور بیسیوں سیکنڈری سکول اور دیگر تعلیمی ادارے قائم کر کے اہلِ افریقہ کے دلوں کو ایسا جیتا کہ وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے اور وہاں کے لوگوں کی نگاہ میں "احمدیہ" کا لفظ عزّت و شرف کا ہم معنی شمار ہونے لگا۔

آپ نے تمام دُنیا میں محبّت کا پیغام دیا۔ خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے سات غیر مُلکی سفر کئے اور یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ امریکہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں تشریف لے گئے۔

آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ نافلہ موعود کو اپنے فضل سے بلند ترین درجاتِ قرب سے نوازے، آپ کی پاک رُوح پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے اور ہر آن آپ کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ آمین

ہم انشاء اللہ حضور رحمہ اللہ کی تمام جاری فرمودہ تحریکات اور ہدایات پر تادمِ زیست عمل پیرا ہونے کی

کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم حضور کی حرم محترم، صاحبزادگان، صاحبزادیوں، ہمشیرگان اور دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ اس شدید صدمہ اور انتہائی غم میں ہر طرح شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں اراکین تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

قراردادِ تعزیت

ہر آنکھ اشکبار ہے اور ہر دل غمگین کہ ہمارا جان سے عزیز آقا جو سترہ سال تک ہم سے انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک کرتا رہا، ہمیشہ چاروں طرف مسکراہٹیں بکھیرتا رہا ہم سے رخصت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا وجود تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ یاد رہے گا۔ آپ الٰہی بشارتوں اور پیش خبریوں کے مصداق وہ عظیم الشان خلیفہ تھے جن کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "نافلہ" کے طور پر دی گئی۔ طالمود میں بھی حضرت اقدس .... کے اس پوتے کی خبر تھی کہ وہ آپ کا خلیفہ ہو گا۔ ان وعدوں اور پیش خبریوں کے عین مطابق خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ سعادت میں بے شمار رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولے اور جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو سریر آرائے خلافت ہوتے ہی وعدہ دیا تھا کہ "میں تینوں ایناں دیاں گا کہ تو رَج جاویں گا"۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ آپ کو ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب دور میں خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا "وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِئِیْنَ" اور ہم نے بچشمِ خود ان استہزاء کرنے والوں کا انجام دیکھا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا تھا کہ میں اُس شخص کو جسے خدا خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ ..... حکومتیں بھی اُس سے ٹکرلیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی —— اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ خدائی بات پوری ہوئی۔

حضرت مصلح موعود نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دیکھو میں بھی آدمی ہوں اور جو میرے بعد آئے گا وہ بھی آدمی ہو گا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔ اور ہم خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور کی عظیم الشان فتوحات کے عینی شاہد ہیں جن کا دائرہ

افریقہ سے لے کر سپین تک پھیلا ہوا ہے۔ الغرض خدائی وعدوں کے عین مطابق خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں ہماری آنکھوں نے وہ کچھ دیکھا جس سے خلافت اور احمدیت کی سچائی آفتاب کی طرح روشن ہوگئی۔

اس عظیم اور جانکاہ صدمہ کا ہمیں بے حد غم ہے لیکن ہمارے سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی بڑا صدمہ آئے تو میری موت کو یاد کر لیا کرنا ـــــ سو اس طرح ہم اپنے صدمہ کی اس تکلیف کو ہلکا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کو صبر بخشے۔

ہم اس المناک وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور حضور کے دوسرے بھائیوں بہنوں اور دیگر افرادِ خاندان حضرت اقدس ...... سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اعلیٰ علیین میں بلند تر مقام عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ہم ہیں

قائدین علاقہ و اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ

قراردادِ تعزیت

مؤرخہ ۹ر جون ۸۲ء کی صبح ہمارے لئے یہ حد درجہ حزن و ملال کی خبر لے کر آئی کہ سیدنا و امامنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ بہت مختصر علالت کے بعد کل مؤرخہ ۸/۹ جون کی درمیانی شب پونے ایک بجے کے قریب رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امامِ وقت کا وصال جماعتِ مؤمنین کے لئے ایک صدمۂ جانکاہ اور ایک عظیم ابتلاء ہے جس کو برداشت کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت پر ہی منحصر ہے۔

حضور پُرنور رضی اللہ عنہ کا مبارک وجود الٰہی نوشتوں اور سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق تھا۔ چنانچہ یہ نافلہ موعود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بشارتوں کے مطابق ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوا ـــــ آپ ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو تختِ خلافت پر متمکن ہوئے اور قریباً سترہ سال تک نہایت

عالمگیر طور پر اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا عظیم کام بڑی وسعت کے ساتھ سر انجام پاتا رہا اور جماعتِ احمدیہ کی بین الاقوامی ترقی اور شہرت میں چار چاند لگ گئے۔

حضور رضی اللہ عنہ ہر کٹھن ابتلاء اور آزمائش اور اضطراب کے دَور میں نہایت اولو العزمی اور جوانمردی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ جماعتِ مومنین کے قلوب کی ڈھارس بندھاتے رہے اور جماعت کو ہر مشکل دَور میں بھی مسکرا کر جینا سکھایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے سترہ سالہ زرّیں عہدِ خلافت میں پے در پے الٰہی تحریکات اور عظیم منصوبوں کا اجراء فرمایا اور جماعت کو غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر گامزن فرما دیا۔ چنانچہ فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، تعلیم و اشاعتِ قرآن تحریک، تعلیمی منصوبہ اور صد سالہ جوبلی کا عظیم منصوبہ وغیرہ آپ کے ایسے سنہری کارنامے ہیں جن کے شیریں ثمرات سے ایک لمبے عرصہ تک جماعت بلکہ ساری دُنیا متمتّع ہوتی رہے گی۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہدِ باسعادت میں اعلائے کلمۂ توحید اور اشاعتِ اسلام کی غرض سے چھ مرتبہ بیرونی ممالک کا سفر اختیار فرمایا اور خصوصاً اپنے آخری دَورہ میں سرزمینِ سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے ۷۰۰ سال بعد قرطبہ، پیدرو آباد میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا اور اپنے مبارک عہد ہی میں اس کی تکمیل کروا کر سپین میں دوبارہ احیاءِ اسلام کی داغ بیل ڈال دی۔

خلافتِ ثالثہ کا یہ مبارک اور درخشندہ دَور ایک مبشّر اور برکتوں سے معمور دَور تھا جس میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات اور پیار کے اَن گنت جلوے اور قبولیتِ دُعا کی درخشندہ مثالیں نہ صرف افرادِ جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں بلکہ غیروں کے لئے بھی ہدایت کا باعث بنیں۔

حضرت ...... خلیفۃ المسیح الثالث کی یہ غیر متوقع وفات حسرت آیات عالمِ احمدیت کے لئے ایک انتہائی پُردرد اور جاں سوز سانحہ ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ ربِّ کریم حضور انور کو اپنے قربِ خاص اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے قدموں میں جگہ دے اور آپ کی رُوح پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا چلا جائے اور اعلیٰ علّیین میں ہر دم آپ کے درجات بلند فرماتا رہے، آمین۔

ہم سب اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت اِس المناک سانحۂ ارتحال پر دلی دُکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور سیّدہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی اور بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ مدّ ظلّہا

اور حضرت [illegible] صاحبہ مدّ ظلّہا اور حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور آپ کے جملہ صاحبزادگان

اور صاحبزادیوں اور جملہ افرادِ خاندانِ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اظہارِ تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ساری جماعت کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اب جبکہ قرآن مجید کے وعدہ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی بشارتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعتِ مومنین کو قدرتِ ثانیہ کا چوتھا مظہر عطا فرمایا ہے اور تمکینِ دین اور صدمہ رسیدہ دلوں کی تسکین کے لئے سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب فرمایا ہے، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ہم جملہ اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت اپنے پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں اور بصدقِ دل حضور کی غلامی، اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہوئے مکمّل وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا کرتے ہیں کہ وہ قادر اور حیّ و قیّوم خدا ہر دم آپ کی تائید و نصرت فرماتا رہے اور صحت و سلامتی والی فعّال اور لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ کے عہدِ مبارک میں غلبۂ اسلام کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور بشارتوں کو نہایت وسعت کے ساتھ پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

ہم ہیں اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

ابھی یہ سلسلہ جاری ہے!.....

ہمارے محبوب امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جماعت کو جو والہانہ محبّت و عقیدت تھی اس کی آئینہ دار وہ ہزاروں قرار دادہائے تعزیت ہیں جو حضور کی وفات پر ادارۂ خالد کو اپنے جذباتِ غم کے اظہار کے واسطے موصول ہوئیں۔ اسی طرح احبابِ جماعت کو خلافتِ احمدیہ سے اخلاص، اطاعت و فرمانبرداری اور محبّت کا جو تعلق ہے اس کی آئینہ دار بھی ہزارہا "عہدِ وفا اور تجدیدِ بیعت" کے نام سے معنون وہ قرار دادیں ہیں جو خلافتِ رابعہ کے قیام کے موقعہ پر ادارہ کو موصول ہوئیں۔ ان قرار دادہائے تعزیت و عہدِ وفا کی کثرت اور طوالت کی بناء پر ان سب کا "خالد" میں شائع کیا جانا ناممکن اور مشکل امر ہے تاہم ادارۂ خالد اس شمارہ میں چند مشہور اور اہم اداروں کی خصوصی قرار دادیں شاملِ اشاعت کر رہا ہے باقی قرار دادوں کی صرف فہرست ہی آئندہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کی جا سکتی ہے کیونکہ ابھی ان کی ترسیل کا سلسلہ جاری ہی ہے۔

(ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ خوشکن اطلاع آپ تک پہنچائی جاتی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۸واں سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنے پیارے آقا سے برکت و فیض حاصل کرنے کے لئے خدام و اطفال ایک بار پھر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مرکز میں اکٹھے ہو جائیں، اپنے نفوس کی تربیت و اصلاح، ساری دنیا میں غلبہ اسلام اور انسانیت کی حقیقی خدمت کے سلسلہ میں یہ اجتماع ایک بہترین تربیت گاہ ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:-

"اس اجتماع کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر پورا کر سکیں۔"

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع میں جملہ مجالس اور جماعتوں کی نمائندگی لازمی قرار دی ہے۔ حضور انور کا ارشاد ہے:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

نیز فرمایا:-

"یہ کم سے کم معیار ہے۔ ترقی کے مختلف مدارج میں سے گزرتے ہوئے ابھی ہم اس کم سے کم معیار تک بھی نہیں پہنچے۔"

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔!

خاکسار
محمود احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مرتبہ: منیر احمد جاوید (نائب مدیر)

اخبارِ مجالس

دورہ جات صدرِ مجلس:۔

محترم صدرِ مجلس کے سہ روزہ دورۂ کراچی کی رپورٹ:

آنمحترم ۱۷/ مارچ کو کراچی تشریف لائے۔ ۱۷ تا ۱۹/ مارچ کراچی کی تمام قیادتوں کی مجالس عاملہ کے اجلاسات سے خطاب فرمایا۔ کارکردگی کا جائزہ لیا اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ آپ نے دُعا کی اہمیت، سادہ زندگی گزارنے، خدمتِ خلق کرنے، مایوسی کو ترک کرنے، سُست خدام سے بار بار ملاقات کرنے، تعلیم کی طرف خاص توجہ دینے، عام تربیت، صحتِ جسمانی، فضول خرچی اور اسراف سے اجتناب، بیکار رہنے کی عادت ترک کرنے اور محنت کی عادت ڈالنے، تسبیح و تحمید اور استغفار میں مشغول رہنے، اجتماعات کے مواقع پر کھانے کے لیے "کُلُوا جمیعًا" کے طریق رائج کرنے کی طرف توجہ دلائی اور خدام کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی تلقین کی۔ ۲۱/ مارچ کو آنمحترم کراچی سے حیدر آباد تشریف لے گئے۔

قصور:۔ ۲/ اپریل کو صدرِ مجلس نے اچانک قصور کا دورہ فرمایا جس وقت آپ قصور پہنچے اُس وقت قائد ضلع کی اقامت گاہ پر مجلسِ عاملہ و قائدین ضلع قصور کا اجلاس ہو رہا تھا۔ آپ نے اس میں شرکت فرمائی۔ آپ نے ممبرانِ عاملہ و قائدین کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے اُنہیں قیمتی ہدایات سے نوازا۔

چنیوٹ:۔ ۵/ اپریل کو مسجد احمدیہ چنیوٹ میں تعلیمی منصوبہ کی ایک بابرکت تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم صدرِ مجلس نے شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں اپنی اپنی کلاسوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدرِ مجلس نے انعامات تقسیم کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے دل میں شدید تڑپ ہے کہ احمدی بچے ہر میدان میں آگے نکلیں۔ حضور کی دُعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ بس خوب کوشش کریں اور حضور کو بار بار دُعائیہ خطوط لکھتے رہا کریں۔ اور اعلان فرمایا کہ ان بچوں کو حضور نے ازراہِ شفقت ملاقات کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ چنانچہ ۱۲/ مئی کو یہ اطفال حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں محبت بھرا پیار دیا۔ ان سب بچوں کے ہاتھ ایک ساتھ اپنے دستِ مبارک میں لیے اور پیار سے نوازا۔

وہاڑی:۔ ۸/ اپریل کو محترم صدرِ مجلس نے ضلع وہاڑی کا دورہ فرمایا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے قائدین و ممبرانِ مجالس عاملہ حلقہ وہاڑی سے ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا۔ آخر پر آپ نے عہدہ داران کو بہتر سے بہتر طور پر کام کرنے

کی تلقین فرمائی۔ اور خدام و اطفال کی تربیت کے سلسلہ میں قیمتی ہدایات سے نوازا۔

دوسرے مرحلہ پر آپ حلقہ 5/43 E.B تشریف لے گئے اور اس حلقہ کی مجالس کے قائدین اور ممبرانِ مجالسِ عاملہ کو ہدایات سے نوازا۔

تیسرے مرحلہ پر صدر محترم گگو منڈی تشریف لے گئے اور اس حلقہ کے قائدین و ممبرانِ عاملہ سے ان کی مجالس اور شعبہ جات کے بارہ میں تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ضروری ہدایات سے نوازا اور اسی روز شام ۷ بجے واپس ربوہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

رپورٹس قیادت اضلاع

لاہور:۔ قیادتِ ضلع کے زیرِ اہتمام ۱۹ مارچ کو بمقام چھانگا مانگا ایک پکنک منائی گئی۔ دورانِ پکنک علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ خدام سپیشل بسوں کے ذریعہ مقامِ پکنک پر پہنچے۔ پروگرام بڑا دلچسپ رہا۔

شیخوپورہ:۔ قیادتِ ضلع کے تحت ۸ مارچ مساجدِ احمدیہ سانگلہ ہل اور چوہڑکانہ میں اور ۹ مارچ کو مساجد احمدیہ کرتو اور آنبہ میں تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے۔ ان اجتماعات سے مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے خطاب فرمایا۔ اجتماعات میں ضلع کی ۳۲ مجالس سے ۲۰۰ خدام، ۶۰ اطفال، ۸۰ انصار اور ۶۰ غیر از جماعت احباب نے استفادہ کیا۔

۲۲ مارچ کو قیادتِ ضلع کے تحت میرو ڈبہ، والی بال، رسہ کشی اور کبڈی کا سالانہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ ضلع کے ۶ حلقوں کے ۲۰۰ خدام نے ان میں حصہ لیا۔ تقسیم انعامات کی کارروائی زیر صدارت مکرم مرزا لقمان احمد صاحب مہتمم صحتِ جسمانی مرکزیہ منعقد ہوئی۔ آخر میں آنمکرم نے خطاب فرمایا اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

سالانہ اجتماع ضلع حیدر آباد:۔ ۳۰ اپریل و یکم مئی بمقام بشیر آباد منعقد ہوا۔ ضلع کی جملہ مجالس سے ۲۳۷ خدام، ۱۴۹ اطفال اور ۶۳ انصار نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اور مربیانِ سلسلہ نے نہایت اہم مواضیع پر تقاریر کیں۔ آخری اجلاس امیر صاحب ضلع کی صدارت میں ہوا۔ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ ضلع کی جملہ مجالس میں سے مجلس بشیر آباد کارکردگی کے لحاظ سے اوّل رہی اور ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹس مجالس

قصور:۔ ۶،۸،۹ اپریل کو مسجد احمدیہ میں خدام کی سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ اس میں نزدیکی مجلس مصطفیٰ آباد کے اطفال و خدام نے بھی شرکت کی۔ نمازِ تہجد، درسِ قرآن، درسِ حدیث اور تلقینِ عمل کے علاوہ متعدد علمی و تربیتی مضامین پر تقاریر ہوئیں۔ دو مربیان سلسلہ کے علاوہ مرکزی نمائندہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مہتمم تربیت نے بھی اس میں شرکت فرمائی اور خدام کو قیمتی نصائح

سے نوازا۔

مورو :- ۲۶ مارچ کو روہڑی کینال پر مجالس خدام الاحمدیہ مورو و قمرآباد نے ایک پکنک منائی۔ جمعہ سے قبل کبڈی، کلائی پکڑنا، لمبی چھلانگ اور تیراکی کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تلاوت، نظم اور عام دینی مقابلے ہوئے۔ آخر پر کامیاب خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ پکنک کے لئے سفر خدام نے سائیکلوں پر طے کیا۔

چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر :- ۴ مئی کو صبح ۸ بجے سے ۱۰½ بجے تک ایک وقار عمل کے ذریعہ نالیاں اور راستے درست کئے گئے اور گڑھے وغیرہ پُر کئے گئے۔ اس وقار عمل میں ۳۸ خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

۳۰ مئی کو بعد نماز عشاء ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں جملہ خدام و اطفال کے دو گروپ بنا کر آپس میں دینی معلومات کا مقابلہ کرایا گیا جو کہ بڑا دلچسپ اور مفید رہا۔

شاہدرہ ٹاؤن لاہور :- ۲۳ اپریل کو جلو نیشنل پارک میں ایک پکنک کا اہتمام کیا گیا۔ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ تقریباً ۳۰ خدام نے شرکت کی۔

راولپنڈی صدر :- ۶ اپریل کو "مثالی وقار عمل" منایا گیا۔ اس میں ۱۰۰ فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی گلی پر مٹی ڈال کر اسے ہموار کیا گیا۔ اس وقار عمل میں ۲۷ خدام اور ۴۹ اطفال نے شرکت کی۔

۲ اپریل کو "مطالعہ مناظر قدرت" کے لئے راولپنڈی سے ۲۶ کلومیٹر فاصلے پر ایک تفریحی پروگرام منایا گیا۔ اس میں ۹۰ خدام و اطفال نے شمولیت کی۔ ان میں سے ۳۰ خدام نے سائیکلوں پر یہ سفر طے کیا اور پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس دوران تربیتی اور ورزشی پروگرام بھی منعقد ہوئے۔

۸ مئی تا ۱۴ مئی ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا گیا۔ جس کے دوران ۸ مئی کو مقامی لائبریریوں میں جماعت سے متعلق لٹریچر رکھا گیا اور ۹ مئی کو مقامی جگہوں پر تقسیم کیا گیا۔ ۱۰ مئی کو مقامی گرجا گھروں میں جا کر ۳ افراد پر مشتمل وفد نے بحث کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ۱۱ مئی کو ۳۵ غیر از جماعت احباب کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ نیز دوران ہفتہ حلقہ جات میں تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں اور خدام کو اختلافی مسائل سے متعلق تفصیل سے بتایا گیا۔

اورنگی ٹاؤن کراچی :- یکم مئی کو بمقام "ہاکس بے" ایک پکنک منائی گئی جس میں ۲۶ خدام، ۴۵ اطفال اور ۳ انصار شامل ہوئے۔ پکنک کی خصوصیت یہ تھی کہ کھانا سب شرکاء پکنک اپنے اپنے گھر سے ہمراہ لے کر گئے جو کہ کلوا جمیعاً کی صورت میں کھایا گیا۔

جھنگ صدر :- ناصر بیڈمنٹن کلب جھنگ کے چار کھلاڑی خدام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ایک ضلع کے خدام دوسرے ضلع کے خدام سے مقابلہ کریں" کے ماتحت گلگشت کالونی ملتان گئے اور وہاں بیڈمنٹن کے ۳ میچ کھیلے۔ جھنگ کی ٹیم نے ۲ میچ جیت کر اوّل پوزیشن حاصل کی۔

دارالذکر فیصل آباد :- بزم حسن بیان کے تحت ۷ مئی کو مسجد فضل میں تعلیمی سیمینار کا انعقاد ہوا اور ممتاز ماہر تعلیم مکرم میاں محمد افضل صاحب پرنسپل

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے تعلیم کے بارہ میں بچوں اور والدین کی راہنمائی فرمائی اور علم کے فضائل بیان فرمائے نیز ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے مختصر علمی حالات بیان کر کے انہیں نمونہ بنا کر آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ ازاں بعد مکرم ملک مبشر احمد صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد نے "امام وقت کے علمی منصوبے" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں حاضرین کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

۲۴ مئی کو مسجد فضل کی صفائی کی غرض سے وقارِ عمل منایا گیا۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کے بعد ایک جائے نماز جھاڑ کر اس وقارِ عمل کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔ وقارِ عمل میں ۳۹ خدام ۱۴ اطفال اور ۳ انصار نے شرکت فرمائی۔ آخر میں مربی صاحب ضلع نے خطاب کرتے ہوئے وقارِ عمل کی اہمیت بیان فرمائی۔ بعد میں تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۸ تا ۲۳ مئی ہفتہ تربیت منایا گیا۔ تمام حلقوں میں تربیتی اجلاس منعقد ہوئے اور مربیانِ کرام نے قیمتی نصائح سے نوازا۔ ۲۰ مئی کو تمام حلقہ جات میں نمازِ تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں حاضری ۷۰ فی صد رہی۔ ۲۱ مئی حلقہ سمن آباد میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ سب اجلاسات میں اوسط حاضری ۷۰ سے ۸۰ فیصد تک رہی۔

قیادت دہلی گیٹ لاہور:- قیادت دہلی گیٹ کے زیرِ انتظام ۳ ماہ قبل "تعلیم القرآن کلاس" کا اجراء کیا گیا۔ اس کا مقصد خدام کو لفظاً لفظاً قرآن پاک کا ترجمہ سکھانا اور ابتدائی فقہی مسائل سے آگاہ کرنا ہے۔ خدام نے بڑی دلچسپی سے اس کلاس میں حصہ لیا۔ سہ ماہی ختم ہونے پر کلاس کا امتحان ہوا۔ اکثر خدام نے نمایاں کامیابی حاصل کر کے کلاس سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ ۲۴ مئی کو تقریب تقسیم انعامات زیرِ صدارت مکرم و محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور منعقد ہوئی۔

ڈرگ روڈ کراچی:- ۲۲ اپریل کو شعبہ اصلاح و ارشاد کے تحت مجلس ڈرگ روڈ کے فٹ بال کے کھلاڑیوں نے امیر صاحب ضلع و نائب امیر صاحب ضلع کراچی، قائد صاحب ضلع و نائب قائد صاحب ضلع کراچی اور مکرم سلطان محمود صاحب انور و مکرم محمد عثمان صاحب چینی مربیانِ سلسلہ کی معیت میں کراچی کی ایک مضافاتی بستی "گوٹھ حاجی علی شاہ" کے معززین سے ملاقات کی اور گوٹھ میں قائم بلوچ سٹار کلب کے فٹ بال کے کھلاڑیوں کے ساتھ ایک دوستانہ میچ کھیلا۔ یہ میچ بلوچ سٹار کلب نے صفر کے مقابلہ میں ۳ گول سے جیت لیا۔ میچ کے اختتام پر قائد صاحب ضلع کراچی نے انعامات تقسیم فرمائے اور محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

۱۸ اپریل کو شعبہ خدمتِ خلق کے تحت ایک پانچ رکنی وفد نے مقامی ہسپتال میں غیر از جماعت مریضوں کی عیادت کی۔ اراکین وفد نے ایک گھنٹہ ہسپتال میں گزارا اور مریضوں میں پھل تقسیم کئے۔

بقیہ صفحہ ۱۹

کریم اور ودود ربّ! ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تُو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا اور ہماری حالتِ خوف کو ایک بار پھر امن میں بدل دیا۔ تُو ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرما۔ جملہ مقاصدِ عالیہ دینیہ میں آپ کو عظیم الشان کامیابیوں سے نواز۔ ہر قسم کی زمینی و آسمانی تائیدات ہمیشہ حضور کے شاملِ حال رکھ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؏

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ

کا سفرِ آخرت

تدفین کا رُوح فرسا منظر
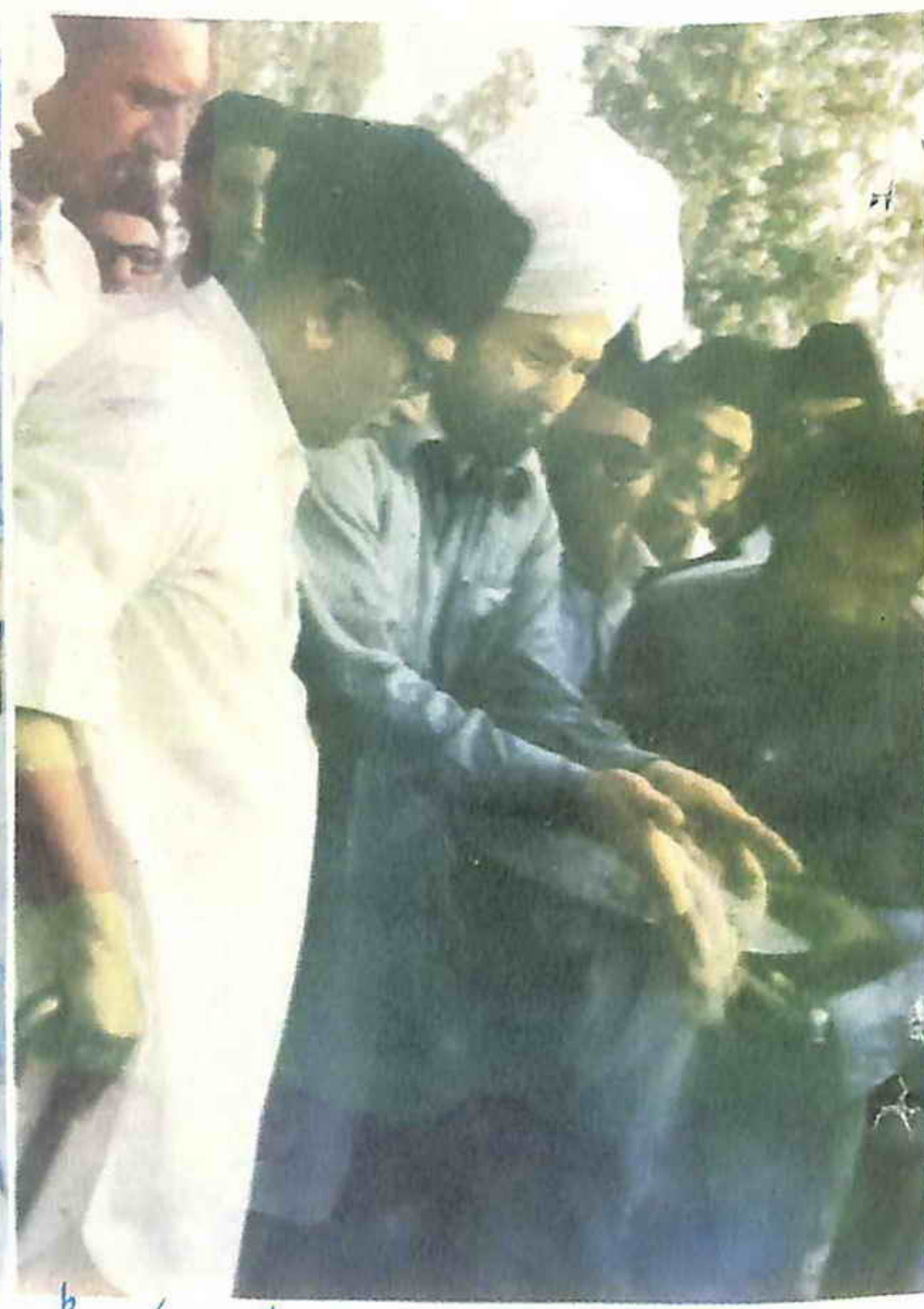
زمیں رشکِ فلک ٹھہری انہیں ماہ و کواکب سے

Monthly **KHALID** RABWAH

Regd. No..L5830 Editor : Mirza Mohammad Din Naz July August 1982